165

مدینہ، مدینہ

ہدیہ: 40 روپے

پریشان نہ ہوں!

کفایت حفاظت
مدینہ، مدینہ

ایمانی تاثرات

شاعر: صوفی محمد ارسلان خان کلیانوی

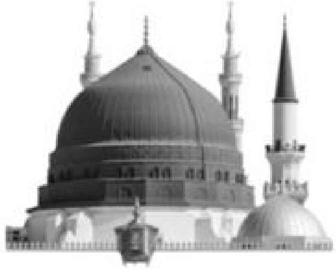

نعتِ رسول ﷺ

آپ ﷺ کی آمد سے یہ عالم بہت مسرور ہے
آپ ﷺ کے آنے سے ہی ظلمت ہوئی کافور ہے

آپ ﷺ نے ہی نوع انسانی کو بخشا ہے شعور
آپ ﷺ کا ہی دین بس اس کے لیے دستور ہے

آپ ﷺ نے دی زندگی جس کا مقدر گور تھی
تا قیامت صنف نازک آپ ﷺ کی مشکور ہے

آپ ﷺ نے مخلوق کو رب سے کرایا روشناس
ہر طرف عالم میں پھیلا آپ ﷺ ہی سے نور ہے

نو ہیں تلواریں نبی السیف ﷺ کی جن میں سے ایک
آپ ﷺ کو ورثے میں والد سے ملی ماثور ہے

آپ ﷺ ہیں مرجع خلائق کا جہانوں میں حضور
آپ ﷺ کے زیرِ لوا خلق خدا محشور ہے

آسمانی سب کتب میں ہے بشارت آپ ﷺ کی
آپ ﷺ کا اسم مبارک سب جگہ مذکور ہے

آپ ﷺ کی آمد سے کعبے میں گرے بت منہ کے بل
آپ ﷺ نے توحید کا سب کو دیا منشور ہے

آپ ﷺ کے اُسوہ میں امت کی بقاء کا راز ہے
آپ ﷺ کی تلوار سے باطل ہوا مکسور ہے

آپ ﷺ کی سنت سے ہی یہ زندگی مبرور ہے
دل شرابِ اُلفتِ سرکار ﷺ سے مخمور ہے

آپ ﷺ کی سیرت ملی مجھ کو تو ازہر کے طفیل
جو مجدد فی الزماں میدانِ رنگ و نور ہے

آپ ﷺ ہی محبوب ہیں صوفیؔ کو اپنی جان سے
آپ ﷺ کی ناموس پر کٹ جاؤں میں منظور ہے

اللہ تعالیٰ...... دشمنوں کے مقابلے میں ہماری طرف سے اُن کو ''کافی'' ہوجائے......

''اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ''

بڑی زبردست دعاء ہے

یہ ایک مختصر...... مگر بڑی زبردست اور طاقتور دعاء ہے

''اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ''

ترجمہ! یااللہ میری طرف سے میرے دشمنوں کو کافی ہوجائیں، جیسے آپ چاہیں......

یہ دعاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنائی اور سکھائی ہے...... حدیث شریف کی مستند کتاب ''صحیح مسلم'' میں ایک طویل روایت ہے...... اس میں یہ ''معجزاتی دعاء'' آئی ہے...... توفیق ملے تو پورا قصہ پڑھ لیں...... خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ایک بادشاہ کے پاس ایک جادوگر تھا...... وہ بوڑھا ہو چکا تھا...... بادشاہ کو خطرہ تھا کہ یہ اگر مر گیا تو مجھے اپنے جادو سے فائدہ کون پہنچائے گا...... اُس نے جادوگر کو حکم دیا کہ ایک بچے کو اپنا سارا ''علم وفن'' سکھا دے...... وہ بچہ سیکھنے لگا...... مگر اُس کی ملاقات ایک راہب سے ہوگئی...... راہب کی تعلیمات سے متاثر ہو کر وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا...... بات کھلی تو بادشاہ نے اُس بچے کو قتل کرنے کا حکم دیا...... کبھی پہاڑ سے گرا کر اور کبھی کسی

اور طریقے سے...... بادشاہ کے سپاہی جب بھی بچے کو قتل کرنے کے لیے کہیں لے کر جاتے تو بچہ...... اِسی دعاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد کی فریاد کرتا:......

''اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ''

نتیجہ یہ نکلتا کہ وہ سب مارے جاتے اور بچہ صحیح سالم واپس آجاتا......

بہرحال لمبا قصہ ہے...... اور بالکل سچا قصہ ہے...... اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس عظیم اور مبارک دعاء کا فیض عطاء فرمائیں......

''اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ''

بعض کتابوں میں آیا ہے کہ...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنی ''ہجرت مبارکہ'' کی رات یہ دعاء پڑھی تھی...... جب مشرکین نے اعلان کر دیا کہ جو بھی حضور اقدس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر لائے گا یا اُن کا ٹھکانہ بتائے گا تو اُسے انعام دیا جائے گا...... ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچ گیا...... تب آپ نے یہ دعاء پڑھی......

''اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ''

تو اُس شخص کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا......

انبیاء علیہم السلام کے سروں پر انعامات

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر...... اللہ تعالیٰ کے دشمنوں نے بڑے بڑے انعامات رکھے...... آپ نے قرآن مجید میں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصہ بار بار پڑھا ہوگا...... فرعون جب اُن کے ''معجزات'' کے سامنے ''عاجز'' ہوگیا تو اُس نے اپنی سلطنت کے تمام مشہور اور ماہر جادوگروں کو بلوایا...... اور حکم دیا کہ...... حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے جادو کے ذریعہ ختم کریں یا شکست دیں...... جادوگروں نے پوچھا...... کیا ہمیں اس خدمت پر کوئی انعام بھی ملے گا؟...... فرعون نے اُس انعام کا اعلان کیا...... جس ''انعام'' کی خاطر بڑے بڑوں کے پاؤں پھسل

جاتے ہیں......اُس نے کہا......

''وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ''(الشعراء ۴۲)

میں تمہیں اپنا مقرب، اپنا درباری، اپنا دوست اور اپنا رفیق بنالوں گا......شاہی اعزاز...... شاہی پروٹوکول......شاہی تعلقات......شاہی اختیارات اور شاہی دسترخوان......مالی انعام تو ختم ہوجاتا ہے......لیکن اگر بادشاہ ہی یار دوست اور مقرب بنالے تو پھر......ظاہری مزے ہی مزے ہوتے ہیں......مگر اُن جادوگروں کی کوئی ادا......اللہ تعالیٰ کو پسند آگئی......اللہ تعالیٰ نے اُن کو فرعون کا نہیں بلکہ اپنا ''مقرب'' بنانے کا فیصلہ فرمالیا......وہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچان گئے کہ......یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں......وہ ایمان لے آئے......فرعون اُن کو دھمکانے لگا...... انہوں نے کہا......جو کرنا ہے کرلو......اب تو ہمیں......اُس اللہ تعالیٰ کے ''مقرب'' بننے کا موقع مل گیا ہے......جس کی نعمتیں دائمی......اور جس کے انعامات ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہیں......اب ہمیں تمہارے عارضی انعامات سے کوئی غرض نہیں......چنانچہ وہ کاٹ دیئے گئے......مار دیئے گئے......مگر اس موت میں جو لذت تھی وہ......فرعون کے شاہی پروٹوکول سے بے حد بڑی اور اونچی تھی......رضی اللہ عنھم وارضاھم......

حضرت آقا محمد مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انعام

سیرت کی مستند کتابوں میں یہ واقعہ موجود ہے کہ......ہجرت کی رات مکہ مکرمہ کے مشرکین نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کرلیا......آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بستر پر......حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر......خود باہر تشریف لے گئے......مشرکین پر آپ نے ایک مٹھی خاک ڈالی اور بحفاظت اُن کے درمیان سے گذر گئے......صبح جب مشرکین مکہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے......ہر طرف منادی دوڑا دیئے جو یہ اعلان کر رہے تھے کہ......جو بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکڑ کر لائے گا......یا اُن کا سراغ بتائے گا تو اُسے پورے ایک سو اونٹ انعام کے طور پر دیئے جائیں

گے...... یہ بڑا اعلان تھا...... آج کی کرنسی کے حساب سے بھی کم از کم چار پانچ کروڑ کا...... اور اگر انعام میں ''گابھن اونٹنیاں'' مراد ہوں تو اس کی قیمت اور زیادہ بن جائے گی...... چنانچہ عرب کے کھوجی اور بہادر اپنے گھوڑے لے کر دوڑ پڑے...... اور انہوں نے ''کھرا'' دیکھ کر تعاقب شروع کر دیا...... اُن میں سے ایک بہادر شہسوار...... سراقہ بن مالک...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچ گیا...... مگر اس کا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر پڑا...... وہ پھر اُٹھا اور گھوڑا دوڑانے لگا تو گھوڑا زمین میں دھنسنے لگا...... بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہی الفاظ میں دعاء مانگی تھی......

''اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ''

بہر حال لمبا قصہ ہے...... بخاری شریف میں بھی مذکور ہے...... اُس نے معافی مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُسے معاف فرما دیا...... اور بعد میں وہ الحمد للہ...... مسلمان بھی ہو گئے...... اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بشارت کے مطابق سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں...... ایران کی فتح کے بعد اُن کو ایران کے ''حاکم اعلیٰ'' کسریٰ کے کنگن بھی عطاء ہوئے......

ایسی ہی ایک دعاء

ہجرت کی بات آئی تو دل مچل رہا ہے کہ...... وہ تین آیات مبارکات بھی لکھ دوں...... بلکہ چار...... جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بعض روایات کے مطابق غارِ ثور میں پڑھی تھیں...... اور مشرکین غار کے دہانے پر پہنچ کر بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہ دیکھ سکے...... ویسے تو اس میں اصل آیات سورۃ یٰس شریف کے آغاز والی ہیں......

''یٰس''...... سے لے کر...... ''فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ''...... تک

مگر تین آیات اور بھی ہیں...... ہم نے ''لطف اللطیف'' میں لکھ دی ہیں...... وہاں ملاحظہ فرما لیں...... یہ چار آیات ایسی ہیں کہ...... حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے...... روم کی فتح میں اِن سے ایسا استفادہ فرمایا کہ...... وہ رومیوں کے درمیان سے گذر جاتے تھے...... اُن کے

کپڑے رومیوں کے کپڑوں سے ٹکراتے تھے...... مگر رومی اُن کو دیکھ نہیں سکتے تھے...... قرآن تو بے شک عظیم الشان ہے...... مگر اصل بات یقین کی ہے...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اُس شخص پر تعجب ہے...... جسے دشمنوں کا خوف ہو...... اور وہ یہ آیت نہ پڑھے......

''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ'' (آل عمران ۱۷۳)

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس آیت کے بعد فرمادیا کہ:

''فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ'' (آل عمران ۱۷۴)

کہ حضرات صحابہ کرام کو جب بتایا گیا کہ...... آپ حضرات کے خلاف مکمل تیاری اور فیصلہ ہو چکا ہے...... اس لیے ڈر جاؤ...... اور پیچھے ہٹ جاؤ تو انہوں نے فرمایا

''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ''

ہماری مدد کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہیں اور وہ بہترین کام بنانے والے ہیں......

آگے فرمایا کہ:......

وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل سے باسلامت واپس آئے اور انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچی......

اسی طرح ''آل فرعون'' میں سے جو ''مؤمن شخص'' تھے...... جب فرعون کے اعلیٰ عہدیداروں نے اُن کے قتل کا فیصلہ کرلیا تو انہوں نے کہا......

''وَأُفَوِّضُ أَمْرِيْٓ إِلَى اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ'' (المؤمن ۴۴)

میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کردیا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوب جانتے اور دیکھنے والے ہیں......

تو اللہ تعالیٰ نے اُن کافروں کی ساری تدبیریں اور سازشیں خاک میں ملا دیں...... اور اپنے اُس بندے کی حفاظت فرمائی...... خیر بات دور جا رہی ہے...... اپنے موضوع کی طرف

واپس لوٹتے ہیں...... ایک دعاء تو ہم نے شروع میں پڑھ لی

"اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ"

اور دوسری دعاء...... حدیث شریف کی مشہور کتاب "سنن ابی داوٗد" میں آئی ہے...... اور حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی "سند صحیح" کے ساتھ اسے روایت فرمایا ہے......

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ......

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی قوم (یعنی لوگوں) سے خوف یعنی (خطرہ یا اندیشہ) ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے......

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

یا اللہ ہم آپ کو اُن کے سامنے کرتے ہیں اور اُن کے شرور اور شرارتوں سے آپ کی حفاظت مانگتے ہیں......

اللہ تعالیٰ کا واضح حکم

اللہ تعالیٰ نے ہمیں کافروں سے ڈرنے سے منع فرمایا ہے...... ایمان والوں پر لازم ہے کہ...... اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانیں...... اللہ تعالیٰ نہایت محبت اور تاکید سے فرماتے ہیں......

اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَہٗ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (آل عمران ۱۷۵)

یہ شیطان ہی ہے جو تمہیں اپنے یاروں (یعنی کافروں) سے ڈراتا ہے...... پس تم ہرگز اُن سے نہ ڈرو...... (بلکہ) اگر تم ایمان والے ہو تو صرف مجھ سے ڈرا کرو......

موت کا وقت آجائے تو وہ ٹلتا نہیں...... ساری دنیا مل کر اُس شخص کو نہیں بچا سکتی جس کی موت کا وقت آچکا ہو...... تو پھر ذلیل و خبیث کافروں سے ڈرنا...... یہ ایمان والوں کو کہاں زیب دیتا ہے؟...... اللہ تعالیٰ پورے قرآن مجید میں بار بار "لَا تَخَفْ" نہ ڈرو...... "لَا تَخَافَا"...... نہ

ڈرو...... فرما فرما کر ہمارے دلوں سے خوف نکالنا چاہتے ہیں...... ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ...... اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شخص اور ہر چیز کا خوف دل سے نکال دیں...... اگر نہیں نکلتا تو اس کے لیے مسلسل دعاء کو اپنا معمول بنالیں...... اور اللہ تعالیٰ سے...... اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق مانگا کریں......

ایک سوال اُٹھتا ہے

اسلام میں ایسی ایسی مؤثر دعائیں سکھا دی گئی ہیں...... جن کو پڑھ کر انسان...... دشمن کے شر سے بچ سکتا ہے...... اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت کو اپنے ساتھ لے سکتا ہے...... تو پھر...... بڑے بڑے ''اولیاء کرام'' کیوں دشمنوں کے ہاتھوں مارے گئے؟ کیا اُن کو یہ دعائیں معلوم نہیں تھیں؟ ...... ہم جیسے عام افراد کے بارے میں تو کہا جا سکتا ہے کہ اُن میں ''یقین'' کی کمی ہوتی ہے...... اور دعاء صرف وہی قبول ہوتی ہے جو یقین سے مانگی گئی ہو...... مگر اتنے بڑے بڑے اولیاء کرام جو ایمان ویقین کے پیکر تھے وہ...... کس طرح سے دشمنوں کے شر کا شکار ہوئے؟......

حضرت اولیاء کرام کے مختلف ذوق

مختصر جواب یہ ہے کہ...... حضرات اولیاء کرام کے ذوق مختلف ہوتے ہیں...... اُن میں سے بعض اپنے دشمنوں کے شر سے بچنا چاہتے ہیں تا کہ دشمن سرکش نہ ہو جائیں...... جبکہ بعض بچنا ہی نہیں چاہتے وہ قربانی دے کر اپنے لہو میں اُن دشمنوں کو غرق کروانا چاہتے ہیں تا کہ...... باقی مخلوق اُن کے شر سے بچ جائے...... اسی طرح بعض ''اولیاء کرام'' نے کچھ ایسی مقبول دعائیں مانگ رکھی ہوتی ہیں...... جو اُن کو دشمنوں کے وار سے نصیب ہوتی ہیں...... جبکہ بعض حضرات اُمت کی خاطر...... اپنے ہر حق سے دستبردار ہو جاتے ہیں......

اور کچھ تو ایسے بھی ہوتے ہیں...... جو اپنے صبر اور اپنی برداشت کی تلوار سے دشمن کو ختم کر

دیتے ہیں...... بڑا تفصیلی موضوع ہے...... مگر اسے بالکل تشنہ بھی نہیں چھوڑا جا سکتا...... اس لیے چند مثالیں عرض کرتا ہوں......

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت...... اس کے پیچھے خود اُن کی بعض بڑی اونچی دعائیں...... اور عظیم ارمان تھے......

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ...... خلافت پر قائم رہتے ہوئے امت کی حفاظت کے لیے اپنے تمام ذاتی حقوق سے دستبردار ہو گئے...... انہوں نے خلافت راشدہ کو چند مزید سالوں کے لیے بچالیا...... اور خلافت راشدہ کا ایک ایک لمحہ اُمت مسلمہ کے لیے بے حد قیمتی تھا...... حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت...... ایک ایسے فتنے کو اپنے مبارک لہو میں...... غرق فرما گئی...... جو فتنہ اگر باقی رہتا تو اسلام کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیتا......

ممکن ہے...... آپ ان مثالوں سے پوری بات نہ سمجھے ہوں...... چلیں تین بالکل واضح مثالیں لے لیں

۱ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ''حجاج بن یوسف'' کے ارادے خطرناک تھے...... مگر حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی سرکشی کو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچنے سے روکنے کے لیے...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سکھائی ہوئی دعاء کو پڑھا...... اور اُسے چیلنج فرما دیا کہ تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے...... چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ کچھ نہ کر سکا......

۲ حضرت سیدنا سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ...... حجاج کے مظالم سے بچنے کے لیے روپوش ہو گئے...... کئی سال محفوظ رہے...... پھر آپ نے اللہ تعالیٰ سے ایک پیار بھرا معاہدہ کیا کہ...... میرا خون لگ جائے اور اب مزید مسلمان...... اس ظالم کا شکار نہ بنیں...... چنانچہ روپوشی چھوڑ کر کھلم کھلا حرم شریف میں آبیٹھے...... پکڑے گئے...... شہید ہوئے...... اور اسی دن سے حجاج...... بستر پر جا گرا اور ایڑیاں رگڑتے رگڑتے مر گیا......

۳ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ''حلم'' بہت مشہور ہے......یعنی بردباری اور برداشت......اس پر اہل علم کے کئی اقوال موجود ہیں کہ اُن کے دور حکومت میں......اُن سے زیادہ بردبار، حلیم الطبع اور برداشت کرنے والا اور کوئی انسان......اُن جیسا موجود نہیں تھا......

لوگ آپس میں شرطیں لگاتے تھے کہ......کوئی انہیں غصہ دلا سکے مگر کامیاب نہ ہوتے......ایک شخص نے یہ چیلنج قبول کیا......اور آپ کے سامنے کوئی ایسی بات کی......جس پر طبعی طور پر غصہ آنا لازمی ہے......میں وہ بات یہاں نقل بھی نہیں کر سکتا......مگر آپ رضی اللہ عنہ وہ بات سن کر بھی برداشت کر گئے......اور اُس کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا......وہ اُٹھ کر چلا گیا تو آپ نے اپنے خزانچی کو بلوایا کہ......اس شخص کے خون کی ''دیت'' الگ کر کے رکھ لو......خزانچی نے عرض کیا......کیا آپ اسے قتل کروا رہے ہیں؟ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا......بالکل نہیں......لیکن میرا ''حلم'' اور ''صبر'' اس کو مار دے گا......اگلے دن ہی اس شخص کو کسی نے قتل کر دیا......آپ نے فرمایا......اس کو ہمارے صبر نے قتل کیا ہے اس لیے دیت ہماری طرف سے اس کے گھر دے دی جائے......

بے شک جو لوگ بدلہ نہیں لیتے......طاقت کے باوجود سزا نہیں دیتے......استطاعت کے باوجود انتقامی کارروائی نہیں کرتے تو اُن کا بدلہ اللہ تعالیٰ لے لیتے ہیں......اور ایسے لوگوں پر ظلم کرنا......ظالم کے لیے بڑا خطرناک ہوتا ہے......بہرحال یہ یاد رہے کہ......یہ معاملہ مسلمانوں کے درمیان ہے......کہ مسلمانوں کے لیے بدعاء نہ کی جائے......اُن کو معاف کیا جائے......اور اُن کی برائی کا بدلہ نہ لیا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے......اور ظالم مسلمانوں کے لیے......یہ بڑا خطرناک ہے......البتہ دشمنان اسلام کفار کے لیے......بددعاء کرنا......اُن کے مظالم کا انتقام لینا......یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریقہ......اور آپ کی سنت ہے......

دعاؤں کا مدنی تحفہ

فرعون بھی ختم ہو گیا...... اور اُس کی حکومت بھی...... وہی حکومت جس کو بچانے کے لیے ...... اس نے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف انعام رکھا تھا...... قرآن بتاتا ہے کہ فرعون صبح وشام آگ میں جلایا جا رہا ہے...... قرآن بے شک سچا ہے...... جبکہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ...... آج بھی قرآن عظیم الشان کے اٹھائیس پاروں میں پڑھے جاتے ہیں...... یاد کئے جاتے ہیں...... اور کائنات کے سب سے سچے انسان نے اُن کو...... آسمانوں پر اللہ تعالیٰ کی مہمان نوازی میں دیکھا ہے...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف انعام کا اعلان کرنے والے مشرکین بھی ختم ہو گئے...... اُن کی حکومت بھی باقی نہ رہی...... قرآن مجید نے اعلان کر دیا تھا کہ...... اے نبی!...... یہ آپ کو مکہ مکرمہ سے نکالیں گے مگر

وَإِذًا لَّا يَلْبَثُونَ خِلَٰفَكَ إِلَّا قَلِيلًا (الاسراء ۷۶)

مگر یہ آپ کو نکالنے کے بعد...... مکہ مکرمہ میں زیادہ دن نہیں رہ سکیں گے...... قرآن مجید کا اعلان پورا ہوا اور مکہ مکرمہ کے سارے بڑے سردار...... بدر کے کنویں میں مردار ہو کر گرائے گئے...... جبکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...... ہر دن آگے سے آگے اور اونچے سے اونچے ہیں...... اور پوری دنیا میں آپ کا اسم گرامی گونج رہا ہے......

...... والحمد للہ رب العالمین......

مضمون میں جو دعائیں آئی ہیں...... جو چاہے اُن کو اپنا لے بشرطیکہ دین پر ہو...... حق پر ہو...... یہ ”مدینہ مدینہ“ کا اُمت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تحفہ ہے......

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

قرآن کے سائے میں

سورۃ البقرۃ (آیت ۱۵۳)

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ

ترجمہ: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خلاصہ:

اے مسلمانو! اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت ساتھ لینا چاہتے ہو تو صبر اور نماز میں خود کو مضبوط بناؤ، صبر کے معنیٰ ہیں شریعت پر ڈٹے رہنا اور اس کا اعلیٰ ترین درجہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

حوالے:

(۱) استعینوا بالصبر علی الذکر والشکر وسائر الطاعات من الصوم و الجہاد وترك المبالاۃ بطعن المعاندین فی امر القبلۃ (روح المعانی)

مدد حاصل کرو صبر سے یعنی ذکر و شکر اور تمام عبادات روزہ جہاد وغیرہ پر ڈٹے رہو اور تحویل قبلہ کے متعلق دشمنوں کے طعنوں کی پرواہ نہ کرو۔

(۲) یہاں سے اشارہ ہے کہ جہاد میں محنت اٹھاؤ اور مضبوطی اختیار کرو (موضح القرآن)

(۳) اور اس آیت میں یہ اشارہ بھی ہے کہ جہاد میں محنت اٹھاؤ، جس کا ذکر آگے آتا ہے کہ اس میں صبر اعلیٰ درجہ کا ہے (تفسیر عثمانی)

(۴) ومنھم من حملہ علی الجہاد لانہ تعالیٰ ذکر بعدہ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ (تفسیر کبیر) بعض اہل تفسیر نے اس آیت میں صبر کا معنیٰ جہاد کیا ہے کیونکہ اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور ان لوگوں کو مردہ نہ کہو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں

قتل کئے گئے۔

(۵) ان اللہ مع الصبرین بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔اس (مع) میں مفہوم نصرت و اعانت کا شامل رہتا ہے۔یقتضی معنی النصرۃ (راغب،تفسیر ماجدی)

بعد والی چار آیات سے ربط

یہ ربط دو طرح سے سمجھا جا سکتا ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کی مدد،نصرت اور خصوصی معیت صبر اور نماز کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔اور صبر کا اعلیٰ درجہ ”جہاد فی سبیل اللہ“ ہے پس جو شخص جہاد میں مارا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی اونچی مزیدار اور خاص زندگی عطاء فرماتا ہے جس کے سامنے پوری دنیا کی سلطنت اور نعمتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ مگر شہادت تک پہنچنے سے پہلے جہاد میں کافی آزمائشیں آسکتی ہیں، پس کامیاب وہی ہونگے جو استقامت دکھائیں گے۔واللہ اعلم بالصواب۔

(۲) اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے،اس پر سوال ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ ساتھ ہے تو مسلمان جہاد میں مارے کیوں جاتے ہیں، یہ لوگ تو دنیا کی نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں اور جو مارے نہیں جاتے ان پر بھی تکلیفیں آتی ہیں۔جواب دیا گیا کہ جو مارے گئے وہ تو اصل زندگی پا گئے ایسی مزیدار اور طاقتور زندگی جسے ساری دنیا کے لوگ مل کر بھی نہیں سمجھ سکتے اور جو تکلیفیں اٹھا رہے ہیں وہ بھی رحمت، اجر اور ہدایت کے خزانے جمع کر رہے ہیں۔واللہ اعلم بالصواب۔مماثل آیت:

صبر کا اعلیٰ ترین درجہ جہاد فی سبیل اللہ میں استقامت ہے ملاحظہ فرمائیے سورۃ بقرہ۔آیت (۱۷۷)

دعاء

یا اللہ! ہمیں اپنے پسندیدہ صبر اور پسندیدہ نماز پر قائم فرما۔آمین یارب العالمین

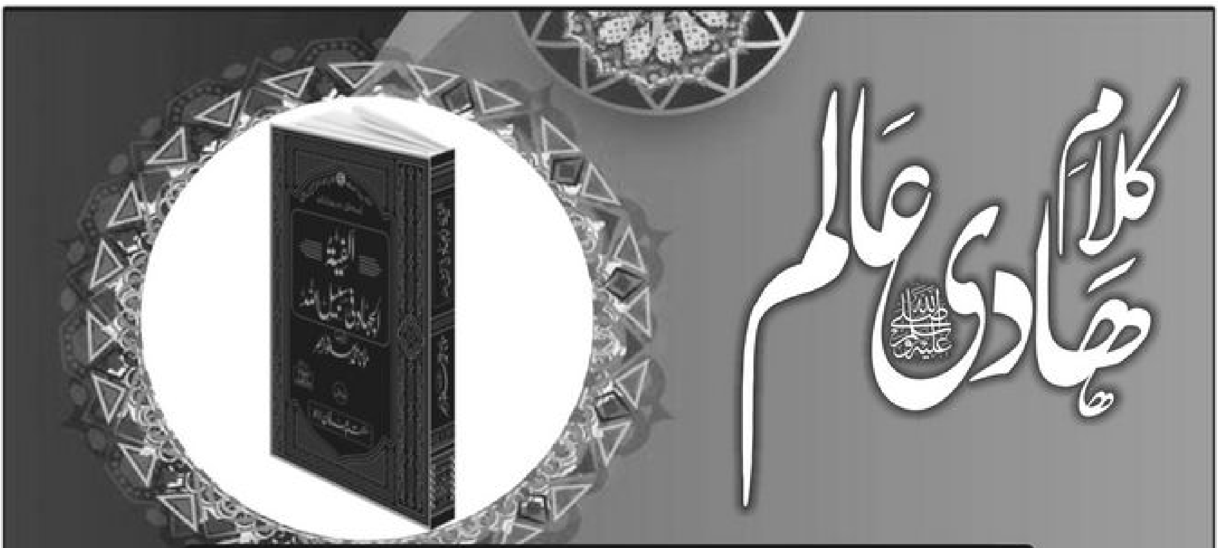

باب: فضل الغدوة أو الروحة في سبيل الله

جہاد فی سبیل اللہ میں ایک صبح یا ایک شام (کچھ وقت) گذارنے کی فضیلت کا بیان

۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ۔

قد أخرجه أبو داؤد و الحاكم في المستدرك و ابن جارود في المنتقى۔

[سنن أبي داؤد: ۲۴۸۷، المستدرك: ۲۳۹۹ وقال: هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، والمنتقى: ۱۰۳۹]

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جہاد سے واپس لوٹنا (فضیلت اور ثواب میں) ایسے ہے جیسے جہاد کے لیے جانا۔“

۲ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ يَقُولُ: حُرِّمَتْ عَيْنٌ عَلَى النَّارِ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰہِ۔

أخرجه النسائي و أحمد و اللفظ للنسائي۔

[سنن النسائی، رقم الحدیث: ۳۱۱۴، و مسند أحمد، رقم الحدیث: ۱۷۲۱۳]

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”وہ آنکھ آگ پر حرام کردی گئی ہے جو جہاد میں رات کو جاگے۔“

۲۴

پیغامِ نبوی ﷺ

مفتی محمد منصور احمد

دل کی موت اس گناہ میں ہے جسے آپ گناہ نہ سمجھیں!

اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِن (مسند احمد: ۲۲۱۶۶)

"جب تمہیں تمہاری نیکی خوش کر دے اور تمہیں تمہارا گناہ غم میں مبتلا کر دے تو تم ایمان والے ہو"

ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: میرے قریب ہو جاؤ!

جب وہ نزدیک ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا، جس کا مفہوم یہ ہے:

مؤمن جب کوئی نیکی کا کام کرتا ہے تو اسے خوشی ہوتی ہے، اور وہ اس نیکی پر ثواب کا اُمیدوار ہوتا ہے اور جب کوئی گناہ کا کام کرے تو اسے پریشانی ہوتی ہے اور وہ اس گناہ کے عذاب سے ڈرتا ہے!

☆ اس بات سے نہیں ڈرنا چاہیے کہ مجھ سے گناہ نہ ہو جائے، کیونکہ ہر انسان خطا کار ہے، بلکہ اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ انسان گناہ سے اس قدر مانوس ہو جائے کہ اسے گناہ سمجھنا ہی چھوڑ دے!

☆ اس گناہ سے کوئی خوف نہیں جو آپ روزانہ ہزار بار کرتے ہیں لیکن ہر بار عاجزی اور ندامت کے ساتھ توبہ کر لیتے ہیں، ہاں اس گناہ کا خوف ہونا چاہیے جس سے آپ اپنے دل کو ڈراتے ہیں لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا!

☆ مثال کے طور پر آپ رشوت لیں، اس کو ہوشیاری سمجھیں اور دوسروں کو بھی اس کام پر اُبھاریں!

☆ آپ بدکاری کریں اور اس کو کارنامہ سمجھیں اور اس پر فخر کریں!

☆ آپ صبح کی نماز چھوڑ کے سوتے رہیں، اور اس طرح بیدار ہوں کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں!

☆ آپ اپنی نظر کو آزاد چھوڑ کر لذت لیتے رہیں اور اس کے بعد آپ کو کوئی ندامت نہ ہو!

☆ میرے دوست دل کی موت اس گناہ میں نہیں جس پر آپ کو رونا آئے، بلکہ اس گناہ میں ہے جو آپ کو بے حس کر دے!

عورت کو اسلام سے بڑھ کر عزت کوئی نہیں دے سکتا!

فَرَدَّ نِكَاحَهَا (صحيح بخاري:٦٩٤٥)

"آپ ﷺ نے ان کا نکاح ختم فرمادیا"

خنسا بنت خذام رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ عرض کیا کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کروادیا جبکہ وہ کنواری نہیں تھیں اور وہ اس نکاح کو پسند نہیں کرتیں! نبی کریم ﷺ نے ان کے نکاح کو ختم فرمادیا!

☆ کوئی دین، کوئی تہذیب اور کوئی معاشرہ عورت کو وہ عزت نہیں دے سکتا جو عزت اسے اسلام نے دی ہے!

☆ اسلام نے اسے ایسی ماں بنایا جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے! اور اسے ایسی بیوی بنایا جس کی عزت اور قدر کے بغیر شوہر لوگوں میں بہترین انسان نہیں بن سکتا!

☆ ایسی بہن بنایا جس کے ساتھ رشتے کو نبھانا عبادت ہے، اور ایسی پھوپھی بنایا جس کا اکرام لازم ہے! ایسی خالہ بنایا جو ماں کی جگہ ہے، اور ایسی پڑوسن بنایا جس کی عزت کی حفاظت کا حکم ہے!

☆ اس امت میں ایسے دور بھی آئے ہیں کہ ایک عورت کی عزت کی خاطر بڑے بڑے لشکر حرکت میں آئے ہیں!

☆ دیکھئے نبی کریم ﷺ خاص اس واقعہ میں ایک عورت کا نکاح صرف اس کی ناپسندیدگی کی وجہ

سے ختم فرمارہے ہیں! پھر بھی دل ونگاہ کے اندھے لوگ آپ کے پاس آ کر یہ کہتے ہیں: کہ اسلام نے عورت کو عزت نہیں دی!

اپنی ذات کو دوسروں کیلئے فنا کر دیں!

أَيْنَ عُلْبَةُ بْنُ زَيْدٍ؟ (مسند البزاز: ۳۳۴۸)

"علبہ بن زید کہاں ہیں؟"

نبی کریم ﷺ نے جیش العسرہ یعنی غزوہ تبوک کے لشکر کیلئے صدقات جمع کرنے کی ترغیب دی، علبہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں فقیر ہوں اور میرے پاس کوئی چیز نہیں جسے صدقہ کروں، لیکن میں آپ ﷺ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی عزت اس مسلمان پر صدقہ کر دی جس نے بھی اُسے کچھ نقصان پہنچایا ہو۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی بات پر کوئی تبصرہ نہیں فرمایا، لیکن اگلے دن آپ ﷺ نے پوچھا: علبہ بن زید کہاں ہیں؟ انہوں نے کھڑے ہو کر عرض کیا: میں یہاں ہوں یارسول اللہ!

آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالٰی نے تمہارا صدقہ قبول کرلیا ہے!

☆ اپنی عزت کو اپنے بھائی پر صدقہ کرو، رشتے ناطے نبھاؤ اور اولادِ آدم میں بہترین انسان بن جاؤ!

☆ اپنی عزت کو اپنے پڑوسی پر صدقہ کرو اور ہمیشہ کی بے تعلقی پر راضی نہ رہو! ☆ اپنی عزت کو اپنی بیوی پر صدقہ کرو، لوگ غصے میں وہ باتیں کر جاتے ہیں جو لفظوں سے ان کی مراد نہیں ہوتی!

☆ اپنی عزت کو اپنے ساتھ کام کرنے والے پر صدقہ کرو، مقابلہ بازی لوگوں میں برے جذبات اور غلط رویوں کو جنم دیتی ہے

☆ شیطان کو موقع نہ دو کہ وہ تمہارے دل میں باہمی عزت و احترام کے بارے میں وسوسے ڈالے!

☆ اپنے نفس کی رسی کو ڈھیلا نہ چھوڑو ورنہ یہ موٹا ہو جائے گا، اور تم اس کی خواہشات کے غلام بن جاؤ گے!

☆ صلح کا مطلب یہ نہیں کہ ہم پہلے ہی لمحے محبت سے گلے ملیں، بلکہ صلح کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے درمیان بے تعلقی ہمیشہ نہ رہے!

پریشان نہ ہوں!

آج کل کا زمانہ فتنوں سے بھرپور ہے۔ ہر دن مختلف فتنے سر اُٹھائے دوڑے چلے آ رہے ہیں۔ ابھی ایک معاملہ پوری طرح سمجھ میں نہیں آنے پاتا کہ پے در پے چیزیں دوسری طرف سے ہونے لگتی ہیں اور ایک کشمکش اور بے یقینی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ آئے روز عجیب و غریب خبریں ہیجانی کیفیت میں مبتلا کر دیتی ہیں اور رہی سہی کسر سوشل میڈیا پر اُلٹی سیدھی پوسٹیں، تصویریں اور ویڈیوز پوری کر دیتی ہیں۔

عالمی حالات سے لے کر ملکی اور انفرادی حالات آئے دن تبدیل ہو رہے ہیں۔ ابھی یمن اور سعودیہ کے موجودہ حالات اور اس سے ذرا پہلے ایران، اسرائیل اور امریکہ کی باہمی کشمکش، عرب ممالک میں امن کی دگرگوں صورتحال اور پھر ملکی حالات میں افغانستان کے ساتھ تناؤ کی کیفیت اگرچہ اب اس میں کافی بہتری آ گئی ہے الحمدللہ۔ اس کے ساتھ بلوچستان اور آزاد کشمیر کا اندرونی انتشار اور بے یقینی کی کیفیت اور انفرادی حالات میں آئے دن مہنگائی کا ہوشربا طوفان، پٹرول کی بڑھتی قیمتیں، آئے دن پیش آنے والے بڑے حادثات، بے روزگاری اور کاروبار میں مسلسل گراوٹ، قدرتی آفات اور انفراسٹرکچر کی تباہی وغیرہ۔ ایسا لگتا ہے جیسے ہر سمت افراتفری کا منظر ہے۔ حال اور مستقبل کے اندیشے ستانے لگتے ہیں۔ تو ایسے حالات میں ہمیں کیا حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ "حکیم" اور "علیم"

اللہ تعالیٰ "رب العالمین" ہیں۔ تمام جہانوں کے اکلوتے "مالک" ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بھی "رب" ہیں جو انہیں مانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بھی "رب" ہیں جو انہیں نہیں مانتے۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے خالق ہیں۔ کائنات میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہے۔ ہر عمل اللہ تعالیٰ کے علم اور دسترس میں

ہے۔وہ حکیم ہے یعنی حکمت والا ہے۔اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔اس کی حکمت بسا اوقات ہمیں سمجھ آجاتی ہے اور کبھی اس کی حکمت ہماری سمجھ میں بالاتر ہوتی ہے۔کوئی چیز اچانک نہیں ہوتی،کوئی چیز بے فائدہ نہیں ہوتی۔اس میں اللہ تعالیٰ کی ''حکمت'' پوشیدہ ہوتی ہے۔اور وہ علیم بھی ہے یعنی جاننے والا۔ دنیا میں کوئی ذرہ اس سے پوشیدہ نہیں۔جو ماضی میں ہو چکا وہ اسے جانتا ہے حال میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب جانتا ہے اور مستقبل میں جو کچھ اس روئے زمین پر یا کسی اور سیارے پر یا کہیں اور سینکڑوں ہزاروں نوری سالوں کی مسافت پر پھیلے اس جہان اور اس جیسے اور جہانوں میں جو کچھ ہو گا وہ اسے پوری طرح جانتا ہے۔ وہ سب اس کے ''علم'' میں پہلے سے ہے۔اس لیے افراتفری کے اس ماحول میں یہ جاننا ضروری ہے کہ دنیا میں کوئی گولی نہیں چلتی،کوئی جنگ اچانک نہیں بھڑکتی،سمندر میں کوئی موج بے علم نہیں اٹھتی اور آسمان میں کوئی چیز اس کے علم سے باہر حرکت نہیں کرتی۔وہ تو پوشیدہ سے پوشیدہ حقیقت کو جاننے والا ہے۔جب ایک پتا بھی اس کے علم کے بغیر نہیں گرتا تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہماری دنیا اس کی تدبیر سے باہر ہو جائے؟ ہم بہت کچھ نہیں جانتے،مگر وہ سب جانتا ہے۔ہماری نگاہ صرف منظر دیکھتی ہے،اس کی نگاہ انجام بھی دیکھتی ہے۔اس لیے ہر ہنگامے کے درمیان دل کو یہ یقین دلاتے رہیے کہ کائنات کے معاملات کسی بے لگام حادثے کے سپرد نہیں۔جنگیں، زلزلے، معاشی بحران اور انسانی آزمائشیں ہمارے لیے محض خوف کی خبریں نہیں ہونی چاہئیں۔قرآن ہمیں بار بار متنبہ کرتا ہے کہ دنیا میں پیش آنے والے حالات انسان کے لیے آزمائش،تنبیہ اور عبرت کا ذریعہ بھی بن سکتے ہیں۔ہم اپنی محدود نگاہ سے صرف تباہی دیکھتے ہیں،مگر اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ اسباب بھی ہوتے ہیں جنہیں ہماری نگاہ نہیں دیکھ سکتی۔اس لیے ہر مشکل کے فوراً بعد یہ فیصلہ صادر نہ کریں کہ ہم سب کچھ سمجھ گئے ہیں۔انسان کا سب سے بڑا علم یہی ہوتا ہے کہ وہ تسلیم کرے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔

تجزیاتی دنیا

آج کا انسان بہت ''انٹلیکچوئل'' ہے یعنی وہ ماضی کی نسبت زیادہ معلومات رکھتا ہے،مختلف ذرائع سے دنیا کے حالات سے باخبر رہتا ہے،سوال اٹھاتا ہے،چیزوں کو سمجھنے اور ان کے اسباب و نتائج کا تجزیہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اسے ہر معاملے میں ''ڈیٹا'' چاہیے تبھی وہ اپنی حکمت عملی ترتیب دیتا ہے۔اسی کے مطابق سوچتا اور تدابیر اختیار کرتا ہے۔وہ گھنٹوں تجزیے سنتا ہے۔کون طاقتور ہے،کون کمزور،کون جیت رہا

ہے،کون ہار رہا ہے، کس کے پاس جدید ترین اسلحہ ہے اور کس کے پاس زیادہ وسائل ہیں۔حالات کس رخ پر جارہے ہیں وہ اپنے ذہن میں اس کے تانے بانے جوڑتا اور سمجھتا ہے۔لیکن درحقیقت دنیا کی اصل حقیقت ان تمام تجزیوں سے کہیں زیادہ گہری ہے۔درحقیقت ہم سامنے کے مناظر دیکھ رہے ہوتے ہیں جبکہ حقیقت اس کے کبھی بالکل برعکس ہوتی ہے۔انسان منصوبہ بناتا ہے،طاقتیں حکمتِ عملیاں مرتب کرتی ہیں، ریاستیں فیصلے کرتی ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کی تدبیر سب سے بلند ہے۔ہم مستقبل کا ایک لمحہ بھی یقینی طور پر نہیں جانتے، جبکہ وہ آغاز سے انجام تک سب کچھ جانتا ہے۔اس لیے اپنی محدود عقل کو آخری حقیقت سمجھ لینا بھی ایک طرح کی غفلت ہے۔یہی وجہ ہے کہ وہ انسانوں پر درپیش حالات کو اسباب کی کسوٹی پر پرکھنے لگتا ہے۔اپنے علم اور تجزیے کی بنیاد پر اپنے دماغ کو عقل کل سمجھنے لگتا ہے اور اس کا ذہن اپنے ''خالق حقیقی'' کی طرف سے غافل ہوجاتا ہے۔وہ آنے والی ہر آزمائش،خوف، دکھ،تکلیف، مصیبت، آفات، جنگ اور بنتے بگڑتے حالات کو اپنے پاس موجود ''ڈیٹا'' کی بنیاد پر سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اور پھر اس کا ذہن انتشار کا شکار ہوجاتا ہے۔دنیا میں پیش آنے والے اچھے برے حالات اور انسانوں پر آنی والی آزمائش ایک ایسی چھلنی ہے جس سے کوئی قوم،کوئی حکومت،کوئی طاقت اور کوئی فرد ہمیشہ کے لیے محفوظ نہیں رہ سکتا۔کبھی امتحان خوف کی صورت میں آتا ہے،کبھی بیماری،کبھی غربت،کبھی جنگ اور کبھی کسی عزیز کی جدائی کی صورت میں۔آزمائش تو ہر صورت آنی ہیں۔ہم اس آزمائش کو اپنے لیے خوف، بربادی، دکھ اور تکلیف کا موضوع بناتے ہیں یا پھر اسے ایک مہلت،ایک انعام،ایک محبت کا معاملہ دیکھتے ہیں۔اصل سوال یہ ہے کہ آزمائش کے بعد ہمارے اندر کیا باقی رہ گیا؟ کیا ہم اس آزمائش میں ''کھرے'' اترے یا نہیں۔کیا ہم صرف اسلحے، دولت، اقتدار اور ظاہری طاقت پر بھروسا کرتے ہیں یا ان سب سے اوپر اس ذات کو دیکھتے ہیں جس کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے؟ ہم اپنی سوچ اور سمجھ کے مطابق کبھی کبھی اس دنیا سے ایسی دائمی راحت کی توقع کرنے لگتے ہیں جو اس کی فطرت ہی میں نہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ یہاں کوئی خوف نہ ہو،کوئی بیماری نہ ہو،کوئی جدائی نہ ہو،کوئی جنگ نہ ہو اور زندگی ہمیشہ ہماری خواہش کے مطابق چلتی رہے۔مگر یہ دنیا راحت کی جگہ نہیں ہے۔یہاں خوشی کے ساتھ غم، کامیابی کے ساتھ ناکامی،صحت کے ساتھ بیماری اور امن کے ساتھ آزمائش بھی ہے۔ہم یہاں ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں آئے۔یہ سفر ہے،منزل نہیں۔اصل آرام اس گھر میں ہے جہاں نہ خوف ہوگا، نہ جنگ، نہ بھوک، نہ بیماری اور نہ جدائی یعنی آخرت۔

طاقت کا حقیقی منبع

کبھی انسان اپنی طاقت کے نشے میں یہ سمجھنے لگتا ہے کہ فیصلے صرف اس کے ہاتھ میں ہیں۔ دولت، ٹیکنالوجی، اسلحہ، اقتدار اور طاقت اسے یہ بھلا دیتے ہیں کہ اس کے اوپر بھی ایک طاقت ہے۔ پھر کوئی ایسا واقعہ رونما ہوتا ہے جو انسان کو اس کی حقیقت یاد دلا دیتا ہے۔ ایک زلزلہ چند لمحوں میں عمارتوں کی بلندی کا غرور توڑ دیتا ہے۔ ایک جنگ انسان کو بتا دیتی ہے کہ امن کتنی بڑی نعمت ہے۔ ایک معاشی بحران یہ احساس دلاتا ہے کہ رزق کے تمام ظاہری ذرائع ہونے کے باوجود اصل اختیار کہیں اور ہے۔ طاقت کا حقیقی منبع صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ کتنی ہی نعمتیں ایسی ہیں جنہوں نے انسان کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیا، اور کتنی ہی مصیبتیں ایسی ہیں جنہوں نے انسان کو دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹا دیا۔ کتنی ہی کامیابیاں ایسی ہیں جو تکبر کا باعث بنیں، اور کتنی ہی شکستیں ایسی ہیں جو اخلاص کا سبب بن گئیں۔ چنانچہ اگر سخت حالات آپ کے اندر توبہ پیدا کر دیں، صابر بنا دیں، نفس کی اصلاح کر دیں، درجات بلند کر دیں، گناہ مٹا دیں، یا دنیا سے تعلق توڑ دے......تو پھر وہ آسمان کے ترازو میں ثواب بن چکا ہے، خواہ زمین کے ترازو میں وہ محض ایک تکلیف اور درد اور سخت حالات ہی کیوں نہ ہو۔ کبھی ہم اپنی زندگی میں اتنے مصروف ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، اس کے سامنے جھکنا اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا بھی بھول جاتے ہیں۔ پھر کوئی واقعہ ہمیں اچانک متوجہ کرتا ہے کہ زندگی اتنی یقینی نہیں جتنی ہم سمجھتے رہے۔ ہوسکتا ہے کسی آزمائش کا سب سے بڑا سبق یہ ہو کہ انسان اپنے رب کی طرف واپس لوٹ آئے۔ سحر کے اندھیرے میں اٹھے، اپنے آنسوؤں کے ساتھ دعا کرے، اپنے گناہوں پر نادم ہو اور اس دروازے پر دستک دے جو کبھی بند نہیں ہوتا۔ بسا اوقات اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو ملنے والی سب سے بڑی جزا یہ ہوتی ہے کہ وہ آپ کے دل کو اس کی غفلت کے بعد بیدار کر دے، آپ کے منہ موڑنے کے بعد آپ کو دوبارہ اپنی طرف لوٹا لے، اور آپ کے نفس میں چھپے اس غرور کو توڑ دے جو آپ کو ہلاک کرنے والا تھا۔

ہم انسان ہیں۔ خبروں سے خوفزدہ ہوتے ہیں، اپنوں کی سلامتی کی فکر کرتے ہیں، جنگوں کی تصاویر دیکھ کر دل بیٹھنے لگتا ہے اور کسی عزیز کے بچھڑنے کی خبر ہمیں اندر سے توڑ دیتی ہے۔ انسان بہت کمزور ہے۔ لیکن اسی کمزوری میں ایک عظیم طاقت بھی پوشیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جانا اور عاجزی کا اظہار کرنا۔ جب انسان اپنی بے بسی کو پہچان لیتا ہے تو اسے اپنے رب کی قدرت کا احساس زیادہ گہرا ہوتا

ہے۔ دنیا کے دروازے بند ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھلا رہتا ہے، اور انسان جتنا بھی بوجھ لے کر اس کے سامنے آئے، اس کی رحمت اس سے کہیں وسیع ہے۔ قرآن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ''ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بری ہو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' ہم انسان لڑائی اور خون خرابے کو ناپسند کرتے ہیں، خوف کو ناپسند کرتے ہیں، معاشی مشکلات کو ناپسند کرتے ہیں اور بے یقینی سے گھبراتے ہیں، اور یہ سب فطری ہے۔ لیکن مومن یہ بھی جانتا ہے کہ وہ ہر واقعے کے پورے انجام سے واقف نہیں۔ کبھی ایک مشکل انسان کو اس راستے پر لے آتی ہے جہاں اسے اپنی اصل حقیقت معلوم ہوتی ہے، کبھی ایک آزمائش ایمان کو گہرا کر دیتی ہے اور کبھی ایک خوف انسان کو اس رب کے قریب کر دیتا ہے جس سے وہ مدتوں دور رہا ہوتا ہے۔ پس جسے ہم برا سمجھ رہے ہوتے ہیں درحقیقت وہ ایک خیر بھی ہو سکتی ہے۔

دنیا کے حالات کتنے ہی پریشان کن کیوں نہ ہوں، مومن اپنے رب سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ قرآن کا پیغام ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو''۔ خطوں میں جنگ ہو، زمین لرز رہی ہو، معیشت دباؤ میں ہو یا مستقبل دھندلا دکھائی دے، مومن کے دل میں امید کا ایک چراغ ہمیشہ روشن رہتا ہے۔ کیونکہ اس کا بھروسا حالات پر نہیں، حالات کے مالک پر ہوتا ہے۔ ضروری ہے کہ ان حالات میں دل ہر حال میں اپنے خالق حقیقی کی طرف سے ایک لمحے کے لیے بھی غافل نا ہو اور دوسرا یہ کہ حق کے راستے کی طرف پیش قدمی جاری رہنی چاہیے۔ باطل کی وقتی اونچی اڑان دیکھ کر مومن کا دل اس کی طرف نا تو جھکنے والا ہو اور نا ہی اس کے مطابق رائے تبدیل ہونی چاہیے۔ ہمیں دنیا کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے، مگر انہیں سن کر بے قابو نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ ہمارا تعلق اپنے رب سے ان حالات میں مزید پختہ اور گہرا ہو جانا چاہیے۔ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کے ہر کام میں خیر ہی خیر ہے، اور یہ بات مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے خوشی پہنچے تو شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لیے خیر بن جاتا ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لیے خیر بن جاتا ہے۔ پس وہ کسی حال میں بھی اپنے رب کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا۔ پس غمگین یا دکھی نا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے۔ کیونکہ جنگیں ختم ہو جاتی ہیں، زلزلے گزر جاتے ہیں، بحران بدل جاتے ہیں، حکومتیں آتی جاتی ہیں اور طاقتوں کے نقشے تبدیل ہوتے رہتے ہیں مگر وہ ذات باقی رہتی ہے جس کے ہاتھ میں ہماری جان، ہمارا رزق، ہمارا آج اور ہمارا کل ہے۔

21.اختلافی امور میں راہِ حق کی ہدایت پانے کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیلَ، وَمِیکَائِیلَ، وَإِسْرَافِیلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ، أَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیمَا کَانُوا فِیهِ یَخْتَلِفُونَ، اھْدِنِی لِمَا اخْتُلِفَ فِیهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَھْدِی مَنْ تَشَاءُ إِلَی صِرَاطٍ مُسْتَقِیمٍ.

صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۷۷۰.

ترجمہ: یا اللہ! اے جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے رب! اے آسمانوں وزمین کو بنانے والے! اے ظاہر اور غیب کی چیزوں کا علم رکھنے والے! آپ ہی اپنے بندوں کے درمیان اختلافی امور میں فیصلہ کرنے والے ہیں۔ مجھے اپنے حکم سے اختلافی امور میں راہِ حق کی ہدایت کیجیے۔ بلا شبہ آپ جسے چاہتے ہیں، سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد کے وقت خصوصیت کے ساتھ یہ دعاء فرمایا کرتے تھے۔

22.دعائے نور:

طالبِ علم اور عالم دین کو علم ونور سے منور کرنے والی روح پرور دعاء:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَ فِی عَصَبِی نوراً وَفِی لَحْمِی نُوراً وَ فِی دَمِی نُوراً وَ فِی شَعْرِی نُوراً وَ فِی بَشَرِی نُوراً وَعَنْ یَمِیْنِيْ نُوْرًا، وَعَنْ یَسَارِيْ نُوْرًا، وَفَوْقِيْ نُوْرًا، وَتَحْتِيْ نُوْرًا، وَأَمَامِيْ نُوْرًا، وَخَلْفِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا.

صحیح البخاري، رقم الحدیث: ٦٣١٦، وصحیح مسلم، رقم الحدیث: ٧٦٣.

ترجمہ: یااللہ! میرے دل میں نور ڈال دیں۔میری نگاہ اور سماعت میں نور ڈال دیں اور میرے پٹھوں میں، میرے گوشت میں، میرے خون میں اور میرے بالوں میں نور شامل فرمادیں۔میرے دائیں جانب اور بائیں جانب اور مجھے اوپر اور نیچے سے نور عطاء کردیں اور میرے سامنے اور میرے پیچھے نور کردیں،اور میرے لیے نور مسخر فرمادیں۔

فائدہ: حضور ﷺ تہجد کے وقت یہ دعاء مانگا کرتے تھے،اس لیے تہجد کے وقت یا صبح کی نماز کے وقت جاتے ہوئے یہ دعاء پڑھنا انتہائی مؤثر ہے،اس سے شرح صدر،علم کا نور اور روحانیت نصیب ہوتی ہے۔

23.علم کے شر سے حفاظت کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْلَمْ.

فی روایۃ النسائی.

ترجمہ: یااللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز سے،جس کا میں علم رکھتا ہوں اور ہر اس چیز سے جس سے لاعلم ہوں۔

24.علمِ دین کے راستے پر ثابت قدمی کی دعاء:

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰی دِیْنِكَ.

سنن الترمذي،رقم الحدیث:۲۱۴۰.

ترجمہ: اے دلوں کو پلٹنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم بنادے۔

فائدہ: تعلیم کے ابتدائی سالوں میں اساتذہ کرام پڑھائی میں دل لگنے کے لیے اس دعاء کی بہت تلقین فرمایا کرتے تھے۔جزاھم اللہ تعالیٰ خیرا

25.علم میں برکت کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ عِلْمِيْ.

کتاب الدعاء للطبرانی،رقم الحدیث:۱۴۲۲.

ترجمہ: یااللہ! آپ سے علم کی برکت کا سوال ہے۔

فائدہ: یہ ایک طویل دعاء کا مختصر حصہ ہے۔

26.علمِ نافع اور عمل صالح کی موثر ترین دعاء:

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِي لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ، وَالنِّيَّةِ وَالْهُدَى، إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

الدعاء للطبرانی، رقم الحدیث: ١٤٥٤.

ترجمہ: یا اللہ! مجھے اپنے محبوب ترین اور رضاء والا قول (یعنی علم نافع)، عمل اور نیت وہدایت کی توفیق عطاء فرمادیں۔ بلاشبہ آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

27.علمی اور عملی گمراہی سے بچنے کی دعاء:

اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ، أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

سنن اَبی داوٗد، رقم الحدیث: ٥٠٩٤.

ترجمہ: یا اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ میں کسی گمراہی کا ذریعہ بنوں یا گمراہ کردیا جاؤں، یا (سیدھی راہ سے) کسی کو پھسلاؤں یا پھسلا دیا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا کسی کے ساتھ جہالت برتوں یا میرے ساتھ جاہلانہ رویہ رکھا جائے۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب بھی گھر سے باہر کسی کام سے نکلتے تو آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ دعاء مانگا کرتے تھے۔

28.دینِ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق وساوس سے بچنے کی دعاء:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ.

الأدب المفرد، رقم الحدیث: ٧١٦.

ترجمہ: یا اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ علم کے باوجود آپ کے ساتھ شرک کروں اور ان چیزوں سے مغفرت مانگتا ہوں، جن چیزوں کا مجھے علم نہیں۔

29.علمی مضبوطی اور زبانی سلاست کی دعاء:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاهْدِ قَلْبِي.

سنن الترمذي، رقم الحدیث: ٣٥٥١.

ترجمہ: یا اللہ! میری حجت (یعنی علم) کو مضبوط، میری زبان کو درست اور میرے دل کو ہدایت یافتہ

بنادیں۔

30.علمی استغناء کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ أَغۡنِنِیۡ بِالۡعِلۡمِ، وَزَیِّنِّیۡ بِالۡحِلۡمِ، وَأَکۡرِمۡنِیۡ بِالتَّقۡوٰی، وَجَمِّلۡنِیۡ بِالۡعَافِیَۃِ.

الحلم لابن أبی الدنیا ص: ۲۰، کنز العمال، رقم الحدیث: ۳۶۶۳.

ترجمہ: یا اللہ! مجھے علم کے ذریعہ استغناء نصیب فرمادیں، حلم و بردباری سے مزین، تقویٰ سے معزز ومکرم، عافیت کا جمال اور صحت وتندرستی کی خوبصورتی عطاء فرمادیں۔

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعاء حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔

31.علمِ نافع کی ایک اہم دعاء:

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعاء نقل فرماتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡأَلُکَ عِلۡمًا نَافِعًا، وَأَعُوۡذُبِکَ مِنۡ عِلۡمٍ لَا یَنۡفَعُ.

السنن الکبریٰ للنسائی: رقم الحدیث: ۷۸۱۸.

ترجمہ: یا اللہ! میں آپ سے علمِ نافع کا سوال اور غیر نافع علم سے پناہ مانگتا ہوں۔

32.حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دعاء:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر یوں دعاء فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اھۡدِ قَلۡبَہٗ وَسَدِّدۡ لِسَانَہٗ.

مصنف ابن أبی شیبہ، رقم الحدیث: ۳۲۰۶۸.

ترجمہ: یا اللہ! اس کے دل کو ہدایت اور اس کی زبان میں سلاست وشستگی پیدا فرمادیں۔

طالبِ علم کو یہ دعاء اس طرح کرنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ اھۡدِ قَلۡبِیۡ وَسَدِّدۡ لِسَانِیۡ.

ترجمہ: یا اللہ! میرے دل کو ہدایت اور میری زبان میں سلاست وشستگی پیدا فرمادیں۔

33. فقیہ امت حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی دعاء:

اَللّٰھُمَّ زِدۡنِیۡ إِیۡمَانًا وَّیَقِیۡنًا وَّعِلۡمًا وَّفَھۡمًا.

المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث: ۸۵۴۹

ترجمہ: یااللہ! میرے ایمان ویقین اور علم وفہم میں اضافہ فرمادیں۔

34. ترجمان القرآن حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعاء:

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ.

یااللہ! (اس بچے کو) دین کی کامل سمجھ اور قرآن کریم کی درست تفسیر سکھلا دیں۔

مسند أحمد، رقم الحدیث: 2397.

یہی دعاء طالب علم اس طرح کرے:

اَللّٰهُمَّ فَقِّهْنِي فِي الدِّينِ، وَعَلِّمْنِي التَّأْوِيلَ.

ترجمہ: یااللہ! مجھے دین کی کامل سمجھ اور قرآنی تفسیر کا علم عطا فرمادیں۔

35. ترجمان القرآن، حبر الامۃ، مفسر اعظم حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی علمی دعاء:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما زمزم پینے کے بعد یہ دعاء مانگا کرتے تھے:

أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعًا وَّرِزْقاً وَّاسِعاً وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ.

مصنف عبدالرزاق، رقم الحدیث: 9112.

ترجمہ: (یااللہ!) میں آپ سے نفع مند علم، کشادہ اور وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفاء مانگتا ہوں۔

36. محدث اعظم حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی دعاء:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا لَّا يُنْسَى.

المستدرک علی الصحیحین، رقم الحدیث: 6158.

ترجمہ: یااللہ! آپ سے ایسے علم کا سوال ہے، جو کبھی بھلایا نہ جاسکے۔

فائدہ: یہ دعاء حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو عطاء فرمائی تھی۔

37. عاشق صادق، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سجدوں کی جامع دعاء:

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدَ سَوَادِي، وَبِكَ آمَنَ فُؤَادِي، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي عِلْماً يَّنْفَعُنِي، وَعَمَلًا يَرْفَعُنِي.

مصنف ابن أبي شیبہ، رقم الحدیث: 4373.

ترجمہ: یااللہ! میری ذات آپ ہی کو سجدہ کیے ہوئے ہے اور میرا دل آپ ہی پر ایمان لایا ہے، یااللہ! مجھے ایسا علم عطاء فرمادیں جو مجھے نفع دے اور ایسے عمل کی توفیق نصیب فرمادیں جو مجھے بلند مقام تک پہنچا دے۔

38.حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دعاء:

ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری پر اپنے پیچھے بیٹھے حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو یہ دعا دی:

اَللّٰهُمَّ امْلَأْ بَطْنَهُ عِلْمًا وَّحِلْمًا.

الشريعة للآجري، رقم الحديث: ١٩٢١.

ترجمہ: یااللہ! اس کے بطن (پیٹ) کو علم وحلم سے بھر دیں۔

طالب علم کو یہی دعاء اس طرح کرنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ امْلَأْ بَطْنِيْ عِلْماً وَّحِلْماً.

ترجمہ: یااللہ! میرے بطن (پیٹ) کو علم وحلم سے بھر دیں۔

39. یوسف ہذہ الامۃ، حضرت سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو دعاء:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک مہم پر بھیجتے ہوئے یہ دعاء دی:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.

صحيح البخاري، رقم الحديث: ٣٠٢٠، وصحيح مسلم، رقم الحديث: ٢٤٧٥.

علماء اور طلباء کو یہ دعاء اس طرح مانگنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ، وَاجْعَلْنِيْ هَادِيًا مَهْدِيًّا.

ترجمہ: یااللہ! مجھے ثابت قدم بنادیں اور مجھے (دوسروں کی) ہدایت کا ذریعہ اور (خود کو) ہدایت یافتہ بنادیں۔

40.حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کی دعاء:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا دَائِمًا، وَعِلْمًا نَافِعًا، وَهَدْيًا قَيِّمًا.

مصنف ابن أبي شيبه، رقم الحديث: ٣٠٣٦٤.

یااللہ! آپ سے دائمی ایمان، نافع علم اور بالکل سیدھی راہ کا سوال ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آزمائشوں میں ثابت قدم، نعمتوں میں شکر گزار اور ہر امتحان میں سرخرو فرمائیں، اور بروز قیامت حوضِ کوثر پر ہمارے محبوب آقا مدنی حضرت محمد ﷺ کی ملاقات و قربت نصیب فرمائیں......آمین ثم آمین یارب العالمین......

حقیقت

ہماری پیدائش محض ایک اتفاق یا بے سمت سفر نہیں۔ہم میں سے ہر شخص اس دنیا میں آتا ہے، کچھ عرصہ یہاں ٹھہرتا ہے اور پھر خاموشی سے رخصت ہو جاتا ہے۔مگر کبھی غور کیا ہے کہ اس آنے اور جانے کے درمیان ایک مشکل امتحان سے گزرنا پڑتا ہے؟ یہ تو ہم جانتے ہیں کہ ہماری تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کو پہچاننا، اس کی بندگی اختیار کرنا اور اپنی پوری زندگی اس کی محبت و عبادت میں گزار دینا ہے۔ہم ایمان لاتے ہیں اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارے خالق ہیں اور دن میں کتنی بار عہد کرتے ہیں کہ إِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَإِيَّاكَ نَسۡتَعِينُ یہ محض زبان سے ادا کیے جانے والے الفاظ نہیں بلکہ بندگی کا ایک عہد ہے اور اس عہد کا تقاضا یہ ہے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہر محبت سے بلند ہو۔دنیا کی کوئی چاہت، کوئی رشتہ، کوئی خواہش اور کوئی محبوب، اس محبت پر غالب نہ آنے پائے۔زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر اللہ تعالیٰ اس محبت کو ضرور پرکھتے ہیں تاکہ ظاہر ہو کہ دل کی ترجیحات میں واقعی اللہ تعالیٰ سب سے بڑھ کر ہیں یا یہ صرف زبانی کلامی دعویٰ ہے......سورۃ الانسان میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:"إِنَّا خَلَقۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ مِن نُّطۡفَةٍ أَمۡشَاجٖ نَّبۡتَلِيهِ" بے شک ہم نے انسان کو ملے جلے نطفے سے پیدا کیا تاکہ اسے آزمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس حقیقت سے بے خبر بھی نہیں رکھا کہ وہ ہماری بندگی کو آزمائے گا بلکہ اسی طرح قرآنِ پاک میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے کھلم کھلا، بار بار یہ بتا دیا ہے کہ تمہیں ضرور آزمایا جائے گا جبکہ

اس آیت میں تخلیق انسانی کا مقصد ہی یہی بتایا کہ ہم نے اسکو بنایا تا کہ اسے آزمائیں تا کہ یہ آشکار ہو جائے کہ بندہ اپنے خالق حقیقی کی محبت و وفاداری میں کس مقام پر کھڑا ہے۔ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور ہم ضرور تمہیں آزمائیں گے خوف، بھوک، اور مالوں، جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعے۔

یعنی انسان کا اس دنیا میں آنا محض کھانے، پینے، آرام کرنے اور اپنی خواہشات پوری کرنے کے لیے نہیں۔ یہ زندگی دراصل ایک امتحان گاہ ہے۔اللہ تعالیٰ کبھی نعمتوں کے ذریعے آزماتے ہیں، کبھی محرومیوں سے، کبھی صحت دے کر اور کبھی بیماری کے ذریعے، کبھی کسی محبوب چیز سے نواز کر اور کبھی اسے چھین کر۔ دنیا کی اس راہ پر چلنے والا کوئی شخص آزمائش سے بے نیاز ہو کر نہیں گزر سکتا۔ ہر ایک کو کسی نہ کسی صورت میں آزمایا جائے گا کیونکہ بغیر آزمائش کے اس دنیا سے گزر جانا کسی کے لیے ممکن نہیں...... جیسا کہ ابن القیم ؒ فرماتے ہیں:

''اس دنیا سے جاؤ گے تو ایک عجیب واقعہ ہو گا یا تو تم ایک قید خانے سے چھوٹو گے اور اپنے سامنے کھلی فضا پاؤ گے۔ یا پھر ابھی تم آزاد پھرتے ہو اور یہاں سے نکلتے ہی ایک قید خانے میں چلے جاؤ گے! ایک قید ضروری ہے خواہ یہاں کاٹ لو یا وہاں، یہاں عمل اور بندگی کی قید ہے اور چند دنوں کی بات ہے جبکہ وہاں بے بسی اور جہنم کی قید ہے البتہ وہاں کے دن بہت لمبے (اور نہ ختم ہونے والے) ہیں!! چاہو تو یہاں کاٹ جاؤ اور چاہو تو وہاں جہاں کٹے گی نہیں......!''

مطلب کہ ایک قید تو ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں وجود بخشا شعور عطا کیا، سننے اور دیکھنے کی صلاحیت دی، پھر ہمارے سامنے حق و باطل کے راستے واضح کر دیے۔اب اصل معاملہ یہ ہے کہ ہم کونسا راستہ اختیار کرتے ہیں؟ یہاں سے گزر کر ہمارا انجام کیا ہوگا، پاس یا فیل؟ لہذا اس انجام کو جانچنے کے لیے امتحان تو ہونا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ''کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں چھوڑ دیا جائے گا صرف اس بات پر کہ انہوں نے کہا: ہم ایمان لائے، اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا اور یقیناً ہم نے ان لوگوں کو بھی آزمایا جو ان سے پہلے گزرے، پس اللہ تعالیٰ ضرور ظاہر کر دے گا کہ کون سچے ہیں اور کون جھوٹے۔''

امتحان تو لازماً ہوگا......صرف ایمان لانے سے تو جنت نہیں مل جائے گی، یہ بھی تو دیکھنا ہوگا کہ ہم ایمان کے کس درجے پر ہیں، کس مقام کے مستحق ہیں، اور اس امتحان میں ہماری پوزیشن کیا ہے؟ کوئی مسلمان یہ نہ سمجھے کہ ایمان محض زبان سے چند الفاظ ادا کر دینے کا نام ہے، صرف یہ کافی نہیں ہے کہ ہم کہہ دیں کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں۔بلکہ ایمان ایک دعویٰ ہے، اور ہر دعوے کی حقیقت ضرور

بالضرور پرکھی جاتی ہے۔ایمان کا چراغ صرف آسودگی کے دنوں میں نہیں، بلکہ آزمائش کی آندھیوں میں پہچانا جاتا ہے۔خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا آسان ہے، مگر جب حالات کا رخ بدل جائے، کوئی محبوب چیز چھن جائے، بیماری دروازے پر آبیٹھے، کسی عزیز کی جدائی کاٹنی پڑے، رزق میں تنگی آجائے، لوگوں کی طرف سے دل آزاری ملے، یا نفس کی خواہش کا غلبہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا حکم بجالانا مشکل تر ہو جائے تب معلوم ہوتا ہے کہ زبان نے جو کہا تھا، دل اس پر کتنا قائم ہے۔اسی حقیقت کو آشکار کرنے کے لیے آزمائش آتی ہے...... ہمیں پرکھا جاتا ہے کہ ہم صبر کا دامن تھامتے ہیں یا شکوے کی راہ اختیار کرتے ہیں۔آزمائش میں ہماری گردن اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جاتی ہے یا رخ موڑ لیتی ہے، زندگی کا کوئی نہ کوئی مرحلہ ایسا ضرور آتا ہے جہاں ایمان کو آزمائش کی بھٹی سے گزرنا پڑتا ہے...... ہم امیر ہوں یا غریب، ہم آسودہ حال ہوں یا بدحال، ہم آسائشوں میں ہوں یا پریشانیوں میں جس حال میں بھی ہوں ہمارا رب ہمیں آزمائے گا۔

اس لیے ہر آزمائش کو صرف مصیبت نہیں سمجھنا چاہیے...... کبھی کبھی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پکار بھی ہوتی ہے، ایک ایسا موقع کہ انسان دنیا کے شور سے نکل کر اپنے رب کے قریب آجائے، اپنے دل کو دیکھے، اپنی کمزوری پہچانے اور پھر پہلے سے زیادہ مضبوطی کے ساتھ اس کا دامن تھام لے۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”وہ آزمائش جو تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف مائل کرے، تمہارے لیے اس نعمت سے بہتر ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کردے۔“...... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہوتے ہیں۔آزمائشیں انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہیں۔ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آزمائشوں سے اس لیے نہیں گزارتے کہ وہ ہماری حقیقت سے ناواقف ہیں بلکہ آزمائشیں ہمارے اعمال اور ہمارے دعووں کی حقیقت کو ہم پر ظاہر کرتی ہے۔یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جہاں انسان کے ایمان کا وزن معلوم ہوتا ہے۔آزمائشیں تو چھانٹی کرتی ہیں کہ کون کھرا ہے کون کھوٹا......؟ لہٰذا اگر آج ہماری زندگی میں کوئی ایسی آزمائش ہے جس نے ہمارے دل کو تھکا دیا ہے تو خود کو یہ یاد دلاتی رہیں کہ ہمیں چھوڑا نہیں گیا، ہمیں آزمایا جا رہا ہے، ہمارا مقام سجایا جا رہا ہے، ابھی چونکہ ہم امتحانی ہال میں ہیں اسی لیے امتحان تو دینا ہوگا...... بس تھوڑا ہی وقت ہے خیال رہے کہ امتحان کے دوران سوالات کے جوابات قرآن کریم کی روشنی میں صبر اور استقامت سے دیئے جائیں...... کیونکہ ایک مقررہ وقت پر پرچہ لے لیا جائے گا، پھر نہ کوئی تبدیلی کی گنجائش ہوگی، نہ مزید وقت کی مہلت...... یاد رکھیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے

اسباق یاد رہیں گے تو پرچہ حل کرنا مزید آسان ہو جائے گا۔اللہ تعالیٰ کی محبت میں صبر کی ڈور پکڑ کر ڈٹے رہنا مشکل نہیں لگے گا۔اللہ تعالیٰ نے یہ تو فرمایا کہ آزماؤں گا ضرور لیکن آگے یہ بھی فرمایا''وَبَشِّرِ الصَّابِرِینَا ورصبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو۔''گویا آزمائش کے بیچ ہی بشارت چھپی ہوئی ہے۔

صبر یہ نہیں کہ درد محسوس نہ ہو، بلکہ یہ ہے کہ درد کے باوجود زبان اللہ تعالیٰ کے شکوے سے محفوظ رہے۔

صبر یہ نہیں کہ آنکھ سے آنسو نہ گریں، بلکہ یہ ہے کہ آنسو بہتے رہیں مگر دل اللہ تعالیٰ سے بدگمان نہ ہو۔صبر کا مطلب یہ ہے کہ آپ زخموں کے باوجود شفایاب دکھائی دیں......

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی استقامت اور استقلال پر مبنی انسانی تاریخ کی سب سے بلیغ نصیحت ہے جو غمزدہ دلوں کو راحت دیتی ہے......فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِی عَلَی الْحَوْضِ (مسند احمد)

ڈٹے رہو، یہاں تک مجھ سے حوضِ کوثر پر ملاقات ہو جائے!

اللہ اللہ کیسا وہ لمحہ ہوگا......اس سے بڑھ کر دل کو تھام لینے والی اور کیا بشارت ہو سکتی ہے کہ آزمائش کے یہ چند دن صبر کے دامن سے باندھ کر گزار دیے جائیں اور پھر حوضِ کوثر کے کنارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت اور ملاقات نصیب ہو جائے......یقین جانیے! جس دل میں اس ملاقات کی آرزو زندہ ہو، اس کے لیے دنیا کی بڑی سے بڑی آزمائش بھی چند لمحوں کی مسافت بن جاتی ہے۔پھر دکھ، جدائی، تکلیف اور انتظار سب کچھ معمولی لگنے لگتا ہے کیونکہ نگاہوں کے سامنے ایک ایسی ملاقات کا خواب ہوتا ہے جس کے بعد کوئی غم باقی نہیں رہتا......بس ہم سب یہ تہیہ کر لیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آزمائش آئی صبر کے ساتھ حق پر ڈٹی رہیں گی۔قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقے پر جمی رہیں گی۔جب کوئی قیمتی متاع ہاتھ سے نکل جائے اور ہجر و فراق کا غم جگر چھلنی کرنے لگے......جب حالات مشکل سے مشکل تر ہو جائیں اور چاروں طرف سے دنیا تنگ ہونے لگے، تو صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھیں گی......اور اپنے محسن حقیقی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عطاء کردہ اس دل نشیں تسلی کو کبھی فراموش نہیں کریں گی۔زندگی کے ہر موڑ ، ہر مرحلے، ہر امتحان میں اس نصیحت سے جڑی رہیں گی، ڈٹی رہیں گی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حوضِ کوثر پر ملاقات ہو جائے......اور پھر حوضِ کوثر پر محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربت سے بڑھ کر بھلا کوئی انعام ہو سکتا ہے؟

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَاءِ، وَنُزُلَ الشُّھَدَاءِ، وَعَیْشَ السُّعَدَاءِ، وَمُرَافَقَةَ الْأَنْبِیَاءِ، وَالنَّصْرَ عَلَی الْأَعْدَاءِ۔إِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ

ادارہ

ایمانی تاثرات

اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بڑی نعمتیں عطاء فرمائی ہیں اس میں ایک عظیم الشان نام دورہ تربیہ کا ہے۔

ذکر اللہ اور دیگر تیر بہدف روحانی معمولات پر مشتمل یہ دورہ دو دہائیوں سے زائد عرصہ سے مستقل جاری ہے اور الحمدللہ لاکھوں افراد کی زندگیوں میں ایمانی انقلاب برپا کر چکا ہے۔اب تک یہ دورہ صرف مرد حضرات کے لئے میسر تھا۔حال ہی میں الحمدللہ خواتین اسلام کے لئے بھی اس کی ترتیب کا اجراء ہوا ہے۔اب تک اس سلسلے میں دو دورات بہاولپور میں منعقد ہو چکے ہیں۔ان دورات میں شریک ہونے والی تمام خواتین نے عجیب وغریب ایمانی تاثرات کا اظہار کیا اور ان میں سے کئی ایک نے اپنے تاثرات کو تحریری شکل بھی دی۔ان میں سے چند منتخب تحریریں مدینہ مدینہ کے قارئین اور قاریات کے ذوق کی نذر کئے جا رہے ہیں۔ان سے اس اصلاحی اور روحانی دورہ کی اثر انگیزی کا کچھ اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

۱

الحمدللہ سب سے پہلے تو اس بات پر بے حد خوشی ہوئی کہ حضرت حفظہ اللہ نے ہم ناچیزوں کو پتہ نہیں کیا سمجھ کر اتنے پیار اور محبت سے بلایا، سارا سفر الحمدللہ روشن گزرا۔دورے کا ماحول الحمدللہ الفاظ سے باہر ہے، ایمان تازہ ہوا۔میری تو یہ حالت تھی کہ امید ہی نہیں تھی دوبارہ آپاؤں گی لیکن یہ سفر تو یادگار بن گیا۔ ایسے لگتا ہے عمرے کے بعد سب سے خوبصورت سفر ہی یہی تھا، میری طرف سے سلام اور حفاظت کی دعائیں قبول فرمائیں اور مجھ ناچیز بندی کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

آپ کی خالہ جی ام طیب

۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن
اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ وَلَکَ الشُّکْرُ کُلُّہٗ

اس نعمت عظمیٰ پر رب تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت المؤمنات اور حضرت شیخ جی حفظہ اللہ تعالیٰ کی نعمت سے نوازا اور الحمد للہ یہ دورہ تزکیہ کی ترتیب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لیے بہت عظیم تحفہ ہے۔ الحمد للہ رب سے جوڑنے کا بہت ہی آسان طریقہ ہے، جب گھر سے اس سفر پر روانہ ہوئے تو دل کی کیفیت کچھ اور تھی، طرح طرح کے خیالات، گھر کی پریشانی کہ پیچھے رہنے والوں کا کیا ہوگا؟ لیکن الحمد للہ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا دل میں اطمینان اور سکون محسوس ہونے لگا، پہلے دن تو معمولات میں بھی مشکل ہوئی کافی بھاری محسوس ہوئے، لیکن اب دل کی کیفیت یہ ہے کہ یہاں سے جانے کا غم اور عجیب اداسی کا عالم ہے اور ساتھ ساتھ اس بات کی فکر کہ نہ جانے دوبارہ زندگی موقع دے گی یا نہیں ایسے نورانی ماحول میں آنے کا، جہاں ہر معمول سے پہلے اس کی ترغیب دینا، عمل کرنے پر اُبھارنا اور پھر خشوع وخضوع کے ساتھ وہ عبادت کرنا۔ میری دلی دعاء ہے کہ اللہ پاک اس فیضان کو تا قیامت جاری وساری رکھے اور اس کے تمام معاونین اور منتظمین کو بہترین جزائے خیر عطاء فرمائے۔

والسلام

بنت چاچا غازی

ضلع ہری پور صوبہ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ

۳

الحمد للہ ثم الحمد للہ! تمام تعریفیں اس ذات اقدس کے لیے جس نے مجھے امیر محترم کی عنایت کردہ جماعت المومنات کی زینت سے نوازا اور ہمیں ایسا امیر عطاء فرمایا جس نے دین اسلام کی سربلندی کے لیے کفر سے ٹکر لی۔ مجھے اپنی زندگی کے جو چند دن یہاں گزرے ایسے لگا کہ میں مدینہ اور مکہ میں رہی ہوں اور جیسے رمضان المبارک کا آخری عشرہ ملا ہو، جن عظیم ہستیوں کو تصورات میں سوچا تھا اللہ رب العزت نے ان کا دیدار نصیب فرمایا اور اس سعادت سے نوازا اور ایک مضبوط روحانی قلعہ جس میں اپنا

آپ محفوظ پایا شیطان کے شر سے، اب اس مضبوط روحانی قلعے سے نکلنے کو بالکل دل مطمئن نہیں حالانکہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر آئی ہوں لیکن یہاں دفن ہو جانے کو دل چاہتا ہے۔

اللہ کا احسان ہے کہ ہمیں ایسا امیر عطاء کیا جس نے ہمیں ایک اللہ کی یاد میں گم ہو جانے کا موقع دیا، مجھ جیسی کو بھی یاد رکھا، شکریہ! میری نسلیں بھی قربان اے امیر محترم! تیری حفاظت اور تیری عظمت پر۔

دعاؤں کی طلبگار: اخت فہد شہیدؒ غزوہ ہند

ضلع: ابو عبیدہ کراچی

............*

۴

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس رب نے ہمیں دورہ تزکیہ جیسی پر نور روحانی مجلس کے لیے چنا اور ہمیں اپنے راستے میں قبول فرمایا۔ الحمد للہ یہاں آ کر ہم نے اپنا مقصد پہچانا جس مقصد کے لیے ہمارے رب نے ہمیں پیدا فرمایا تھا۔ یہاں آ کر ایسا روحانی سکون ملا جیسے ہم سب کو ہمارے رب نے ایک ایسا تحفہ جماعت المومنات کی شکل میں عطاء فرمایا جس نے ہماری زندگیاں بدل کر رکھ دیں، دل کو ایسا سکون ملا اب گھر جانے کو دل نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امیر محترم حفظہ اللہ تعالیٰ کا سایہ ہمارے سروں پر تا قیامت قائم رکھیں جنہوں نے ہمارے لیے اتنا پیارا انتظام فرمایا، جس کی نظیر ہمیں کہیں نہیں ملتی۔ جب گھر سے نکلے تھے تو دل میں طرح طرح کے خیالات آ رہے تھے بچے چھوٹے ہیں اکیلے ہیں لیکن جب اس نورانی محفل کا حصہ بنے تو نہ بچے یاد رہے نہ گھر۔ ہم تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں یہاں کی منتظمات کا، معلمات کا، خدمت گار بہنوں کا اور تمام معاون بہنوں کا ماشاء اللہ بہت احسن انداز سے پیش آئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوش کو قبول فرمائے۔ ہم سب کا یہاں آنا قبول فرمائے۔ دل میں یہ تڑپ لے کر رخصت ہو رہے ہیں کہ ہم بھی اپنی اولاد کی ایسی تربیت کریں کہ ہماری گودوں سے بھی سلطان صلاح الدین ایوبی محمد بن قاسم، نور الدین زنگی، اور مولانا مسعود ازہر حفظہ اللہ جیسے مجاہد نکلیں۔ آمین

دعا گو: آپ کی بیٹیاں

ضلع خانیوال، صوبہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے حدو بے انتہاء شکر ہے کہ جس نے ہمیں دورِ عظیم کے ایک بڑے مربی اور رہنما امیر المجاہدین کی تیار کردہ جماعت المومنات کا کارکن بنایا، اس کے بعد محترم حضرت شیخ کی ترتیب یافتہ انتظامیہ کی نگرانی میں دن رات ذکر اللہ کی توفیق عطاء فرمائی۔ الحمد للہ! الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ بے شک گھر سے نکلتے وقت فکروخوشی کا احساس تھا، گھر مدرسے کی ذمہ داری، لیکن حضرت شیخ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سپرد کیا اور اپنے شیخ کے در پر آپڑے اور بہت کچھ سیکھا اور حاصل کیا جس کا تصور اور احساس تک نہ تھا، خصوصاً ذکر اللہ کی حلاوت سبحان اللہ، سبحان اللہ!

بعد ازاں دار الریاضہ کے معاملات، خصوصا دار ارقم و دار الریاضہ کی انتظامیہ کا انداز بہت مشفق تھا، واقعی کچھ سکھانے کی امنگ لئے۔ اللہ پاک شایان شان بدل عطاء فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے شیخ محترم کی دعاؤں میں ہمیں شامل فرمادے اور آئندہ تا عمر معمولات اور جماعت کے ساتھ جوڑے رکھے۔ آمین ثم آمین

تمام بہنیں آئندہ بھی بہت جلد آنے کی خواہش مند ہیں۔ ماشاء اللہ مزید دعاؤں کی درخواست

والسلام

دعاؤں کی طلبگار: ضلی منتظمہ ضلع ساہیوال و دیگر اراکین (ضلع ساہیوال تحصیل چیچہ وطنی)

............*

۶

اللہ رب العزت کی حمد وثنا کے بعد لاکھوں کروڑوں درود وسلام پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، اس کے بعد سب سے زیادہ ہماری دعاؤں کے مستحق امیر المجاہدین ہمارے پیرومرشد ہمارے مربی حضرت شیخ حفظہ اللہ کے لیے کہ جنہوں نے اپنی محنت اور فکر سے غفلت میں ڈوبے ہوئے ہم مسلمان لوگوں کو بیدار کیا، اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے، ان کو جنت الفردوس میں آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔ (آمین)

اللہ کا شکر ہے کہ اللہ نے ہم ناتوانوں کو اس لائق سمجھا نظر رحمت فرمائی۔ میں جب سے اس جماعت

کی رکن بنی ایسی ایسی میں نے برکات دیکھیں، رب کی رحمت کو اتنا قریب پایا کہ الفاظ میں بیان کر نا ناممکن ہے اور دورہ تزکیہ میں تو اپنے رب کی رحمت کو اتنا متوجہ پایا الفاظ ساتھ نہیں دیتے، اپنی زندگی کا مقصد اب سمجھ آیا۔ ذکر اللہ میں حلاوت دل کا سکون، آنکھوں سے آنسوؤں کی برسات بس میرا رب قبول فرمائے!

آخر میں دعاء کی اپیل میرے شیخ سے کہ ہماری راہ میں آنے والی تمام رکاوٹیں تمام مشکلات ختم فرما کر جس نصرت و مدد کا وعدہ میرے رب نے آقا مدنی ﷺ کی امت سے کیا وہ مدد ہمارے شامل حال ہو جائے۔ دل اداس ہے مغموم ہے، لبوں پہ حضرت جی کے لئے دعائیں کہ اللہ رب العزت اپنی عظیم شان کے مطابق انہیں اجر عظیم عطاء فرمائیں (آمین)

والسلام

دعاؤں کی طلبگار ضلعی منتظمہ ڈیرہ غازی خان ہمشیرہ محمد خبیب شہیدؒ اور دیگر اراکین

............*

۷

اللہ پاک اپنی شان کے مطابق قیامت کے دن تک ہر دن ہزار ہزار مرتبہ اپنی رحمتیں برسائے اپنے محبوب نبی آقا مدنی میٹھے محمد ﷺ پر، جن کی امت میں رب تعالیٰ نے ایسے ایسے شیوخ کامل پیدا فرمائے، زمانہ جن کو اپنے اندر سمونا اپنا فخر سمجھے، میری ہر سانس ہر لحظہ امیر محترم آپ کے لیے دعاء گو ہے اللہ پاک آپ پر آپ کے علوم و عمل، معرفت، عافیت، برکت، صحت اور ہر اس نعمت میں جو وہ اپنے لاڈلوں کو دیتا ہے اضافہ فرمائیں۔ شیخ امیر محترم اپ نے المومنات بنا کر ہم بہنوں بیٹیوں کے لیے ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ ساری زندگی بھی شکر میں گزاریں تو کم ہے، میرا اللہ آپ سے ایسا راضی ہو، ایسا راضی ہو کہ ہم نے اس کا تصور بھی نہ کیا ہو۔

امیر محترم اس دورہ نے مجھے میری زندگی میں کھڑا ہونے کا گُر سکھا دیا۔ امیر محترم جہاد کا موضوع، دردامت، قرب خداوندی میری روح کی غذا ہے۔ برسوں سے سسکتی پیاسی روح نے خوشی اور قرار سے انگڑائی لی ہے، چین جو کہ کھو چکا تھا اس دورہ کی برکت سے میسر آگیا۔ واپسی کا خیال ہی سوہان روح تھا،

دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ مجھے بھی عشق و وفا کے قافلے میں شامل فرما کر اہل جنوں کا راہی بنا دیں اور قبولیت سے نواز دیں۔ یہی تمنا ہے یہی زندگی ہے یہی پیاس اور یہی قرار ہے، اللہ مجھے شہداء کی نعمتیں عطاء فرما کر خود بھی ٹکڑوں میں بکھرنے کا شرف بخش دیں۔

محترم آپ کی انتظامیہ اور انتظامات میں سلیقہ شعاری ایسی دکھی کہ جس کا تصور بھی کرنا مشکل ہے، تمام کارکن ماشاءاللہ پرجوش، فعال، اخلاق سے مزین خدمت کے جذبے سے معمور نظر آئے، اللہ پاک جھولیاں بھر بھر کر ہدایت، نور، قبولیت سے نوازیں، سب آپ کا فیض ہے۔ جزاک اللہ خیراً کثیراً و احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

دعاء گو: بنت فضل اللہ مجاہد

............*

۸

اللہ تعالیٰ کے لاکھوں کروڑوں شکر کے بعد حضرت امیر محترم کا لاکھوں شکر جس نے ہمیں اللہ کے تعلق کو مضبوط بنانے کے لیے یہاں بلایا۔ لاکھوں دعائیں آپ کے لیے، ہم بہت بہت زیادہ خوش ہیں۔ جو نظام بنایا گیا معمولات کے لیے وہ بے حد پسند آیا اور ہم نے عہد کیا کہ ہم سعودی عرب جائیں گے تو ان شاءاللہ یہی نظام اور معمول اپنائیں گے۔ آپ کے لیے اور آپ کے اہل خانہ کے لیے بہت زیادہ دعائیں ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے علاقہ چشتیاں میں بھی یہ کام جاری کیا جائے۔

دعاؤں کی طلبگار: آمنہ، حمنہ، اسماء، حمیرا، خولہ، تحریم، خدیجہ، پروین، فرزانہ (حاصل پور)

الحمدللہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر اور احسان ہے کہ اس مقدس اور پرنور دورے میں ہم ناکارہ بندوں کو شامل کیا۔ اس نعمت عظمیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔ ہم نے یہاں وہ تعلیم و تربیت اور وہ روحانی اور جسمانی سکون و لذت حاصل کی جو زندگی میں میسر نہیں آئی۔ یہ سب ہمارے پیارے امیر محترم حفظہ اللہ تعالیٰ کی محنتوں اور دعاؤں کی برکت سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امیر محترم، ان کی والدہ، عزیز و اقارب اور اہل و عیال کی زندگی میں برکت عطاء فرمائے اور امیر محترم کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے۔ آپ سے تہہ دل سے درخواست ہے کہ آپ ہمارے لیے دین کی دعوت کی قبولیت اور

مقبول شہادت کی دعاء فرمائیے گا۔

اسماء شفیق الرحمن/صفیہ فیاض (معلمات جامعہ ترتیل بنات الاسلام)

............*

۹

الحمدللہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے اس نے ہمیں اس قابل سمجھا، ہم گھروں سے دکھوں کے مارے بہت بے سکونی کی حالتوں میں تھے، یہاں آکر بہت سارے مسائل سیکھے، اللہ کو بہت قریب محسوس کیا، زندگی کے بہت پر کیف پرنور یہ دن تھے، یہاں سے جانے کا بالکل دل نہیں کر رہا۔ بہت کچھ سیکھا جہاد اور جذبہ اور زیادہ ہوگیا آپ کے ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔

ام عمارہ، مریم بی بی گلزرینہ، بھراواں، رقیہ بی بی

............*

۱۰

الحمدللہ اس دورے میں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے اپنی ماضی کی زندگی میں کبھی ایسی عبادت نہیں کی۔ ذکر اللہ کرنے سے دل کو بہت سکون ملا اور بیانات وغیرہ کا میری زندگی پر بہت اثر ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے میں جو لذت ہے اس کو بیان بھی نہیں کر سکتی، اس دورے سے میری زندگی میں کافی حد تک تبدیلی آگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دورے کو قبول فرمائے اور ہمارے امیر محترم کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے۔ آمین

لاریب گل

............*

۱۱

الحمدللہ ایسے لگتا ہے جو رحمتیں اللہ سے ہر وقت مانگا کرتی تھیں وہ اس دورے میں ساری مل گئیں۔ سب سے بڑا انعام تو اللہ کا یہ ہے کہ دورہ میں سب سے پہلا نام میرا تھا، دعاء کریں کہ اگلے دورے میں باجی جان پھر سب سے پہلے میرا نام شامل کریں، میں ضعیف عورت ہوں لیکن اس

دورے میں اللہ نے اتنی ہمت طاقت دی کہ میں نے عبادات اور جہادی مشق آرام سے کرلی، بلکہ اب تو زیادہ ہمت آگئی ہے۔آپ حضرت امیر محترم حفظہ اللہ میری ہر دعاء میں شامل ہیں۔

اماں صغریٰ

............*

۱۲

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جس نے ہمیں دورۂ تزکیہ کی ایمانی وروحانی اور پرنور مجلس نصیب فرمائی۔جب گھر سے روانہ ہوئے تو دل طرح طرح کی فکر اور پریشانیوں میں مبتلا تھا، گھر کا کیا ہوگا بچے اکیلے ہیں لیکن الحمدللہ جب اس نورانی محفل کا حصہ بنے تو نہ گھر یاد رہا نہ بچے۔ایسا محسوس ہوا گویا ہم صرف اپنے کریم رب کے ذکر کے لیے ہی پیدا ہوئے ہیں۔کتاب سات دن روشنی کے جزیرے پر کا مطالعہ تو کرتے رہتے ہیں لیکن آج حقیقت میں زندگی کے سات دن روشنی کے جزیرے پر گزرے۔الحمدللہ اس دورہ کا فائدہ ہوا کہ سب کچھ تحریر میں لایا جائے تو تاثرات مضمون کی شکل اختیار کرجائیں گے۔اللہ کریم امیر محترم کو ہم سب مؤمنات بہنوں کی طرف سے بہترین جزائے خیر عطاء فرمائے۔آمین

دورہ کی تمام منتظمات بہنوں کا حسن اخلاق اور تعاون مزید مددگار ثابت ہوا، اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی شان کے مطابق جزائے خیر عطاء فرمائے۔

دعا گو بہن: بنت کشمیر

............*

۱۳

اللہ رب العزت کا احسان ہے جتنا بھی شکر ادا کرلیں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیخ امیر محترم کے اس گلشن میں ہمیں دورۂ تزکیہ میں لاکر بٹھا دیا، جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت کی حلاوت محسوس کرنے کا موقع ملا اور ہمارے دلوں کو قلبی سکون اور روحانی تسکین محسوس ہوئی، جو آج تک جتنی زندگی گزری اس میں کبھی محسوس نہیں ہوئی۔دل کی کیفیت کا یہ حال ہے کہ اللہ، اللہ کے ذکر سے دل ایسی حالت محسوس کر رہے ہیں جس کو لفظوں میں بیان ہی نہیں کرسکتے، بس اتنا کہہ سکتے ہیں کہ دل اللہ اللہ کر رہا ہے اور زبان

مجبور ہو جاتی ہے حرکت کرنے پر اور دل کے ساتھ ساتھ اللہ اللہ کرتی ہے اور بہت کچھ سیکھنے کو ملا، اپنی نمازیں درست کیں، تلاوت قرآن کی تجوید سیکھی اور دل میں ارادہ آیا کہ واپس اپنے گھروں کو جا کر یہی معمول رہے گا۔ ان شاء اللہ

الحمدللہ یہ بھی بڑی سعادت نصیب ہوئی جس کے لیے دل برسوں سے بے چین تھا، امیر محترم کے اہل خانہ اور شہداء کے گھر والوں کی زیارت کریں اور الحمدللہ امیر محترم کے لیے نفل عبادت بھی کی گئی اور بہت ساری دعائیں اپنے شیخ محترم کے لیے اور دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ تاقیامت امیر محترم کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رہے اور ہماری اولادوں کے لیے خصوصی دعاؤں کی درخواست اللہ ہمارے اس گلشن کو سدا سلامت رکھے۔ آمین

ضلعی منتظمہ کراچی، اہلیہ (ام زبیر) ضلع علی رضی اللہ عنہ، اہلیہ ام عمر ضلع عمر رضی اللہ عنہ، ام حسن ضلع عبداللہ بن مسعود، ام اسماعیل ضلع ابوبکر

............*

۱۴

الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم میں آنے کی سعادت نصیب فرمائی، اللہ کا شکر ہے ہم نے اس دورۂ تزکیہ میں ایسا نورانی ماحول پایا جو ہم اس سے پہلے کہیں نہیں پا سکے۔ امیر صاحب نے ایسا نورانی ماحول مہیا فرمایا جس سے ہم فائدہ اُٹھا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ امیر صاحب کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

اہلیہ منور، ضلع میرپورخاص سندھ

............*

۱۵

الحمدللہ رب العالمین جس کی توفیق سے ہم دورۂ تزکیہ میں شریک ہوئے، میں شکر گزار ہوں امیر محترم کی جنہوں نے ہم خواتین کے لیے اس کا اہتمام فرمایا۔ دورہ تزکیہ کا یہ ایک ہفتہ رحمتوں اور برکتوں سے مالامال تھا، دل کو بہت سکون اور اطمینان حاصل ہوا، اللہ پاک دورہ تزکیہ کے تمام منتظمین کو جزائے

خیر عطاء فرمائیں ۔اللہ پاک مرکز سبحان اللہ کی ہر طرف سے حفاظت فرمائے ،دشمنوں کی بری نگاہ اور حاسدین کے حسد وشر سے بچائے،اللہ پاک امیر محترم کا سایہ تادیر ہم پر قائم رکھیں ۔آمین

یہاں عبادت کرنے میں جو مزہ آیا وہ بیان نہیں کیا جا سکتا،دن ورات گویا روشنی کے جزیرے پر گزر گئے،اللہ پاک ہمیں دوبارہ اس جگہ آنے کی اور برکات سمیٹنے کی توفیق عطاء فرمائے ۔آمین

ام حسان (کراچی) ناظمہ ضلع حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

............*

۱۶

اللہ رب العزت کی حمد وثنا کے بعد لاکھوں کروڑوں درود وسلام ہوں آپ ﷺ پر،اس کے بعد سب سے زیادہ ہماری دعاؤں کے مستحق ہمارے مربی ومحسن امیر المومنین المجاہدین حفظہ اللہ تعالیٰ جنہوں نے اپنی محنت اور محبت سے ایک عظیم الشان محفل کا انعقاد کیا،جس کے لیے حاضر ہونے کے لیے دل و دماغ بے تاب تھے ۔جماعت المومنات کا نام کانوں میں پڑتے ہی دل میں فوراً یہ خیال کوندا کہ مودی کی شرارتوں کو ناکام کرنے، اسلام کا نام بلند کرنے اور ہمارے سوئے ہوئے ضمیروں کو جگانے اور مجاہدات تیار کرنے کے لیے ایک عظیم الشان کام کی افتتاح ہے ۔

اس کے بعد حضرت شیخ کی ترتیب یافتہ انتظامیہ کی نگرانی سے ذکر اللہ کی توفیق ہوئی ،دل کی کیفیت بدلنے لگی، آنسو نکلے آہ وزاری کے لیے دل مچلنے لگا۔ یہ نہ محسوس ہو سکا کہ دل کا مچلنا گناہوں پر ندامت ہے یا توبہ کی توفیق ہے؟ یا قرب الٰہی کا رعب وہیبت ہے؟ ماشاء اللہ اس نورانی ماحول میں جو لطف اور مزہ ملا بیان سے باہر ہے، خاص طور پر تہجد کے وقت حرم پاک کے جیسا ماحول محسوس ہوا۔ وہاں بھی ایسی نورانیت اور روشنی ہوتی ہے ۔انتظامات بھی زبردست وبے مثال تھے اگر ہم دنیا کے کسی ادارے میں ہوتے تو ہمیں یہ سب کچھ خود ہی کرنا پڑتا۔ جَزَاكُمُ اللهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ

اللہ تعالیٰ ہمارے سروں پر آپ کا سایہ شفقت اور فکر بھرا انداز تادیر قائم رکھے ۔آپ کی دعاؤں کی طلبگار آپ کی بیٹی ،نیک نصیب کے لیے دعاؤں اور وظیفوں کا تحفہ دیجئے ۔

اُخت ضمیر احمد

صبر و شکر

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ ولید بن عبد الملک کے پاس آئے، اس وقت ان کے پاؤں میں ایک پھوڑا نکلا ہوا تھا، ان سے کہا گیا کہ اسے کٹوا دیجیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے یہ ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے جسم کا کوئی حصہ کٹوا دوں۔ پھر وہ بیماری بڑھ کر گھٹنے تک پہنچ گئی، تو آپ سے عرض کیا گیا کہ اگر یہ آپ کے گھٹنے میں پھیل گئی تو آپ کی جان لے لے گی۔ اس پر آپ آمادہ ہو گئے۔ پاؤں کاٹنے سے پہلے آپ سے کہا گیا کہ ہم آپ کو کوئی ایسی (نشہ آور) دواء نہ پلا دیں جس سے آپ کو درد کا احساس نہ ہو؟ آپ نے فرمایا کہ تم اپنا کام کرو، میرا نہیں خیال کہ کوئی انسان ایسی چیز بھی پی سکتا ہے جو اس کی عقل کو اس حد تک زائل کر دے کہ وہ اپنے رب کو ہی نہ پہچان سکے۔ پھر ان کے بائیں گھٹنے پر آری رکھی گئی تو (شدتِ درد کے باوجود) ان کے چہرے پر ذرا سی بھی شکن نہ آئی۔

جب ٹانگ کاٹ دی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے:

”(اے اللہ!) اگر تو نے (ایک عضو) لیا ہے تو بقیہ اعضاء کو سلامت بھی رکھا ہے، اور اگر تو نے مجھے آزمایا ہے تو بہت سی عافیت بھی عطاء فرمائی ہے۔“

اور اس (ٹانگ کٹنے والی) رات بھی انہوں نے قرآن کا اپنا روزانہ کا وظیفہ نہیں چھوڑا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ...... اہل علم کی نظر میں

حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں:

مجھے یاد ہے کہ مجھے میرے والد زبیر گود میں اُٹھاتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے:

مبارک ہیں الصدیق (ابوبکر) کی اولاد میں سے

ان گوہر نایاب، سفید رو اور ابوعتیق کی آل سے

اللہ تجھے ویسا ہی رکھے جیسا میں دیکھ رہا ہوں

علامہ زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے عروہ کو ایسا سمندر پایا جس کے پانی کو ڈول کثیف اور گدلا نہیں کر سکتے تھے (یعنی ان سے جتنا علم حاصل کیا جائے ان کی علمی صلاحیت، اور پختگی پر ذرا برابر بھی منفی اثر یا الجھن پیدا نہیں ہوتی)۔''

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا عالم کوئی نہیں پاتا اور جو کچھ وہ جانتے ہیں اس میں سے کوئی ایسی چیز نہیں جس سے میں ناواقف ہوں۔''

حضرت ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: ''اللہ کی قسم! ہم اپنے والد کی احادیث میں سے دو ہزار یا ایک ہزارویں حصے سے زیادہ علم حاصل نہ کر سکے۔''

عبدالرحمٰن بن حمید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ لوگ ایک شخص کے گرد جمع ہیں۔ میرے والد نے کہا:

دیکھو یہ کون ہے! میں نے دیکھ کر بتایا: یہ عروہ ہیں۔ مجھے تعجب ہوا تو میرے والد نے فرمایا:

''اے میرے بیٹے! تعجب نہ کرو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ بھی ان (عروہ) سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔''

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''علم تین قسم کے لوگوں میں سے کسی ایک کے لیے زیب دیتا ہے:

(۱) صاحب حسب ونسب انسان کے لیے تاکہ علم اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرے۔ (۲) صاحب دین شخص کے لیے تاکہ علم اس کے دین کو درست اور باوقار رکھے۔ (۳) یا وہ شخص جو بادشاہ وسلطنت سے وابستہ ہو تاکہ علم کی بدولت بادشاہ اس کا کرام کرے اور اسے تحائف سے نوازے۔ اور میں عروہ اور عمر بن عبدالعزیز سے بڑھ کر کسی کو ان اوصاف کا زیادہ مستحق نہیں جانتا۔''

حضرت ہشام بن عروہ رحمہما اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے باطل نظریات رکھنے والوں میں سے کبھی کسی سے نہیں سنا کہ وہ میرے والد کا ذکر برائی سے کرتا ہو۔''

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ قابل اعتماد (ثقہ)، عالم، فقیہ، کثرت سے حدیث بیان کرنے والے اور نیک انسان تھے جو کسی فتنے میں داخل نہیں ہوئے۔''

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میرے علم کے مطابق حضرت عروہ سب سے بڑے عالم ہیں۔''

امام ابن العماد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''آپ الفاظ حدیث کے حافظ، مسائل کے استنباط کرنے والے فقیہ اور علم پر عمل کرنے والے انسان تھے۔''

حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے کبار صحابہ کرام کو حضرت عروہ سے سوال کرتے ہوئے دیکھا۔''

تاریخی واقعات و روایات

محمد بن ضحاک رحمۃ اللہ علیہ حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

میں ان دنوں بچہ تھا، میں نے ان لوگوں کو دیکھا جنہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا۔ ان میں سے ایک شخص لکڑی کے ایک تختے پر چڑھا تاکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس داخل ہو سکے تو میرے بھائی عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے جا ملے۔ عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو ایسی ضرب لگائی کہ وہ صحن میں قتل ہو کر گر پڑا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا:

''اسے میرے بھائی نے قتل کیا ہے۔''

یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محاصرہ کرنے والوں نے مجھ پر حملہ کر دیا اور مجھے پکڑ لیا، لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ابھی میری شرم گاہ کے بال نہیں اُگے (یعنی میں ابھی نابالغ بچہ تھا)، تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

اقوال زریں

حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''میں نے کسی شخص کو کوئی ایسی بات نہیں بتائی جو اس کی عقل و سمجھ سے بالاتر ہو، ورنہ وہ بات اس کے لیے گمراہی (اور فتنے) کا سبب بن جاتی۔''

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''ایک وقت تھا جب ہم قوم کے چھوٹے (کم عمر) شمار ہوتے تھے، پھر آج ہم بڑے ہو گئے ہیں۔ اور تم آج (عمر میں)

چھوٹے ہو لیکن عنقریب بڑے ہو جاؤ گے، لہٰذا علم حاصل کرو تا کہ تمہیں اپنے علم کی بدولت سیادت و سرداری حاصل ہو اور لوگ (اپنے دین و دنیا کے مسائل میں) تمہارے محتاج ہوں۔"

وفات

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات مدینہ منورہ کے مضافات میں "فرع" نامی مقام پر ہوئی، جہاں آپ کی زمینیں اور جائیداد تھی۔

حضرت ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: "میرے والد روزے کی حالت میں فوت ہوئے، لوگوں نے ان سے روزہ چھوڑنے کہا لیکن انہوں نے آخری وقت روزہ نہیں چھوڑا۔"

زبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۶۷ سال کی عمر میں ہوئی۔"

ابن المدینی اور ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: "حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۹۳ ہجری میں ہوئی۔"

علامہ واقدی اور یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: "عروہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۹۴ ہجری میں ہوئی۔"

جنازہ و تدفین

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "وفات سے قبل آپ رحمہ اللہ سے عرض کیا گیا: "کیا آپ کو بقیع نہ لے جایا جائے تا کہ آپ وہاں دفن ہوں۔"

آپ نے فرمایا: "نہیں، (اس لیے کہ قبرستان میں پہلو میں دفن ہونے والا) شخص دو طرح کے لوگوں میں سے ایک ہی ہو سکتا ہے، یا تو وہ ظالم ہو گا، اور مجھے پسند نہیں کہ میں کسی ظالم کے ساتھ دفن کیا جاؤں، یا پھر وہ نیک اور مظلوم ہو گا، اور مجھے یہ بھی پسند نہیں کہ میری (قبر کھودنے کی) وجہ سے اس کی ہڈیاں اُکھاڑی جائیں (یعنی مجھے دفن کرنے کے لیے جب زمین کھودی جائے تو غلطی سے بھی اس کی ہڈیاں چھو جائیں یا ان کی بے حرمتی ہو)۔"

چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ اور تدفین "فرع" نامی مقام پر ہی ہوئی جہاں پر آپ کا انتقال ہوا تھا۔

[ملخص و ماخوذ از سیر اعلام النبلاء و تہذیب التہذیب]

کارگزاری شعبہ جات

شعبہ سیدنا مُصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لدعوۃ الایمان

الحمدللہ! مدرسہ سنان بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صوبہ خیبر پختونخوا ضلع پشاور میں 31 اگست بروز پیر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک مسیحی فیملی (5 افراد پر مشتمل) کا دورہ تربیہ کی بابرکت مجلس میں قبول اسلام ہوا۔ 5 ستمبر 2026 مرکز اویس قرنی واہنڈو، ضلع گوجرانوالہ کے امام و خطیب کی دعوتی محنت کے نتیجے میں تقریباً 19 سالہ ایک مسیحی نوجوان نے مرکز میں کلمہ طیبہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ 6 ستمبر 2026 خیرپور میرس کے قریب واقع ایک گاؤں میں نائب صوبائی دعوتِ ایمان کی موجودگی میں، نومسلمین کے معلم اور مقامی نومسلم نمائندہ بھائی کی دعوتی کاوشوں کے نتیجے میں ایک ہندو نوجوان نے کلمہ طیبہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ مزید برآں، شعبے کے نمائندہ نومسلم بھائی نے اپنی صاحبزادی کا نکاح اسی نومسلم نوجوان سے کر دیا۔ 14 ستمبر 2026 الحمدللہ ضلعی نمائندہ کراچی کیماڑی کے مستقل گشت کے نتیجہ میں ایک ہندو شخص کو غسل وغیرہ کروا کر اسلامی طریقہ کے مطابق کلمہ شہادت پڑھا کر برضا و خوشی دائرہ ایمان میں داخل کیا گیا۔

الحمدللہ! ماہِ اگست میں 20 دعوتی جماعتوں کا خروج ہوا، جن میں 140 احباب شریک ہوئے۔ خیبر پختونخوا: 16 جماعتیں۔ پنجاب: 2 جماعتیں۔ سندھ: 2 جماعتیں

مجموعی طور پر 1100 سے زائد افراد تک دعوت ایمان و اعمال پہنچی۔ ان میں سے 164 غیر مسلمین تک دعوتِ ایمان پہنچی۔ متعدد غیر مسلمین نے جماعتوں کے حسنِ اخلاق اور دعوتی انداز سے متاثر ہو کر مزید ملاقاتوں کی خواہش کا اظہار کیا، جبکہ بعض مقامات پر قبولِ اسلام کی امید بھی پیدا ہوئی۔

سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینٹر

الحمدللہ 30 اگست بروز اتوار کو سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فٹنس سینٹر کی جانب سے آل کراچی سطح پر تیراکی مقابلہ

بلوچستان حب ڈیم میں ہوا۔جس میں 14 افراد کے درمیان 50 میٹر فری اسٹائل اور 50 میٹر بریسٹ اسٹروک کل 100 میٹر کا مقابلہ ہوا۔اول پوزیشن: طالب علم جامعہ دارالعلوم کراچی ۔دوم پوزیشن: کورنگی نورانی بستی۔سوم پوزیشن: شاہ لطیف ٹاؤن

اس مقابلے میں 40 افراد نے شرکت کی اور 14 افراد نے مقابلے میں حصہ لیا.اور مقابلے کے بعد تقریباً اکثریت نے اپنی اپنی تیراکی کی پریکٹس کی اور خوشی کا اظہار فرمایا۔مقابلے میں حصہ لینے والے آفراد کی حوصلہ افزائی کے لئے ۔۔شیلڈ' میڈل' اور سرٹیفکیٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

شعبہ تعلیم الرمایہ

اس کلاس میں شریک طلباء 10 تھے جنہوں نے اس مبارک عمل کو سیکھا، الحمدللہ ان دومہینوں میں 200 طلباء نے تیر اندازی کے مبارک عمل کو سیکھا، (جامعۃ الصابر) کے تقریباً تمام درجات کے طلباء مکمل تیر اندازی سیکھ چکے ہیں، اعلیٰ تیر اندازوں کی تعداد 86۔متوسط تیر اندازوں کی تعداد 72۔ادنیٰ تیر اندازوں کی تعداد 42۔ان دومہینوں میں چلائے جانے والے تیروں کی کل تعداد 6000 ہزار رہی۔

تیر اندازی کیمپ

الحمدللہ آج 4 ستمبر بروز جمعہ نیوعلی گڑھ کالج ٹنڈو آدم میں تیر اندازی کیمپ رکھی گئی جس میں کالج کے طلباء استادوں اور پرنسپل کالج نے شرکت کی ۔سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سینٹر کے طلباء نے تیر اندازی کا بہترین ڈیمو دکھایا بعد ازاں کالج کے استادوں اور طلباء کو تیر اندازی کروائی گئی اور آخر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سینٹر کے انسٹرکٹر نے استادوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے الفروسیہ اسپورٹس کا مختصر تعارف کروایا اور بچوں کو سیدنا حمزہ رضہ سینٹر کا وزٹ کرنے کی دعوت دی ۔پرنسپل کالج نے آئندہ بھی اسی طرح کیمپ لگانے کی دعوت دی ٹوٹل شرکاء۔تقریباً 120

شعبہ السیاقہ

آج مغرب کے بعد پندرہ روزہ کلاس السیاقہ الحمدللہ مکمل ہوگئی۔اختتامی مجلس میں ترغیبی بیان کیا گیا ۔استاذ محترم نے دعاء کروائی۔کلاس کی تعداد 15 رہی۔

احیائے سنت السباحہ مھم

مجموعی کارگزاری (مرکزی فضل السباحہ مھم کے علاوہ)

صوبہ پنجاب، شعبہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالٰی عنہ :انفرادی ملاقاتوں میں دعوت 12685 افراد۔ بیانات (18) شریک افراد 1500 تقریباً۔نشستیں (10) 37 افراد۔اجتماعات (3) 66 افراد۔خصوصی ملاقاتیں علماء اور مساجد میں (26) 25 کے قریب مقامات سوئمنگ پولز وغیرہ پر ترغیب و اہتمام نیت کی غرض احادیث السباحہ کے پینا فلیکس آویزاں

”کارگذاری جمناسٹ مقابلہ“

6 ستمبر یوم دفاع کے موقع پر” جنوبی پنجاب جمناسٹک ایسوسی ایشن“ کے تحت ڈرنگ اسٹیڈیم بہاولپور جمنازیم ہال میں پورے جنوبی پنجاب کا ایونٹ رکھا گیا، جس میں تقریباً تمام بڑے شہروں کی ٹیموں نے شرکت کی۔جامعۃ الصابر کے”کتائب الصابر“ کی ایک ٹیم نے مستقلاً”کتائب الصابر“ کی رجسٹریشن اور نام کے ساتھ شرکت کی، جامعہ کی دو ٹیموں نے اور کل 15 طلبہ نے مقابلے میں حصہ لیا۔انفرادی مقابلے میں جامعہ کے 3 طلبہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔الحمدللہ ٹیموں کے مقابلے میں”کتائب الصابر“ کی ٹیم نے جنوبی پنجاب کی سطح پر دوسری پوزیشن حاصل کی، تیسری پوزیشن والے طلبہ کو براؤنز میڈل ملا جوکہ 3 طلبہ ہیں۔ ٹیم کو مجموعی طور پر دوسری پوزیشن حاصل کرنے پر ایک عدد ٹرافی اور 8 سلور میڈلز سے نوازا گیا۔تمام شرکاء کو جمناسٹک ایسوسی ایشن کی جانب سے اسناد دی گئیں۔جوکہ 15 عدد ہیں۔کوچز کو ایک ایک شیلڈ ملی۔کتائب الصابر کی حسن کارکردگی پر ایک عدد اعزازی شیلڈ دی گئی۔الحمدللہ رب العالمین

کارگزاری دارالارقم للمؤمنات

الحمدللہ! معمولات ترتیب کے مطابق ہوئے۔جمعۃ المبارک کے اعمال کی پابندی کے ساتھ ساتھ مقابلہ حسن بھی رکھا گیا...الحمدللہ! دورہ کے اختتام پر نکاح کی مبارک مجلس بھی ہوئی۔چند منتظمات کی دوپٹہ پوشی بھی کی گئی۔

شعبہ مساجد و مدارس نورانیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بروز جمعہ،28 ربیع الاول کو بمقام جامع مسجد صالح کوہاٹ چھبیسواں اور 29 ربیع الاول بروز اتوار مسجد لقمان لکی مروت میں ستائیسویں مدرسہ نورانیہ کے افتتاحی اجتماع کا آغاز۔شرکاء کی تعداد: تقریباً 770 طلباء تعداد۔30

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادعیہ نبویہ (صلوٰۃ اللہ علیٰ صاحبہا)

۱ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم اللہ سے دعاء کروتو فردوس مانگو کیونکہ یہ جنت کے وسط میں ہے اور اعلیٰ جنت ہے، اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور اس سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْفِرْدَوْسَ أَعْلَی الْجَنَّۃِ

ترجمہ یااللہ! میں آپ سے جنت کے سب سے بلند درجہ فردوس کا سوال کرتا ہوں۔

بخاری، رقم ۷۴۲۳

۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ دن میں سات مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے، تو جہنم ضرور اس کے لیے دعاء کرتی ہے کہ اے میرے پروردگار! آپ کے فلاں بندے نے مجھ سے پناہ مانگی ہے، آپ اسے خلاصی عطا فرمادیجئے اور بندہ دن میں سات مرتبہ اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے، تو جنت ضرور اس کے لیے دعاء کرتی ہے کہ اے میرے پروردگار! آپ کے فلاں بندے نے میرا سوال کیا ہے، آپ اسے (مجھ میں) داخل فرمادیجئے۔"

اَللّٰھُمَّ اِنِّی أَسْأَلُکَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ یااللہ! میں آپ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔

ابو یعلیٰ رقم ۶۱۹۲

مکۃ المکرمۃ کے قریب "الجموم" میں نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ سے دو دن قبل اس مقام پر خیمہ نصب فرمایا اور نمازیں ادا فرمائیں۔ یہاں اس کی یادگار میں مسجد قائم ہے جس کا نام فتح مکہ کے سفر کی مناسبت سے "مسجد الفتح" رکھا گیا ہے۔

مسجد الفتح کا قدیم منبر و محراب

مسجد الفتح کا قدیم منظر

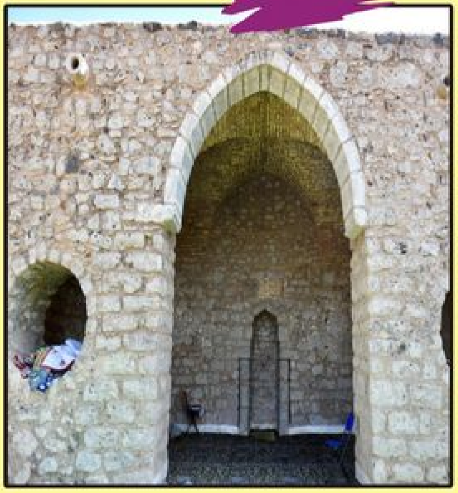

جدید تعمیر کے بعد مسجد الفتح کا داخلی و خارجی منظر